مناقب

حضرت پٹ دھنیؒ

زیر اہتمام

حضرت فقیر مولانا میاں تاج محمدؒ اکادمی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت فقیر مولانا میاں تاج محمد پٹ وحنیؒ کے ہاتھ مبارک سے لکھا ہوا قرآن پاک
کا قلمی نسخہ جس کا فارسی ترجمہ آپ نے مشک و زعفران سے کتابت کیا
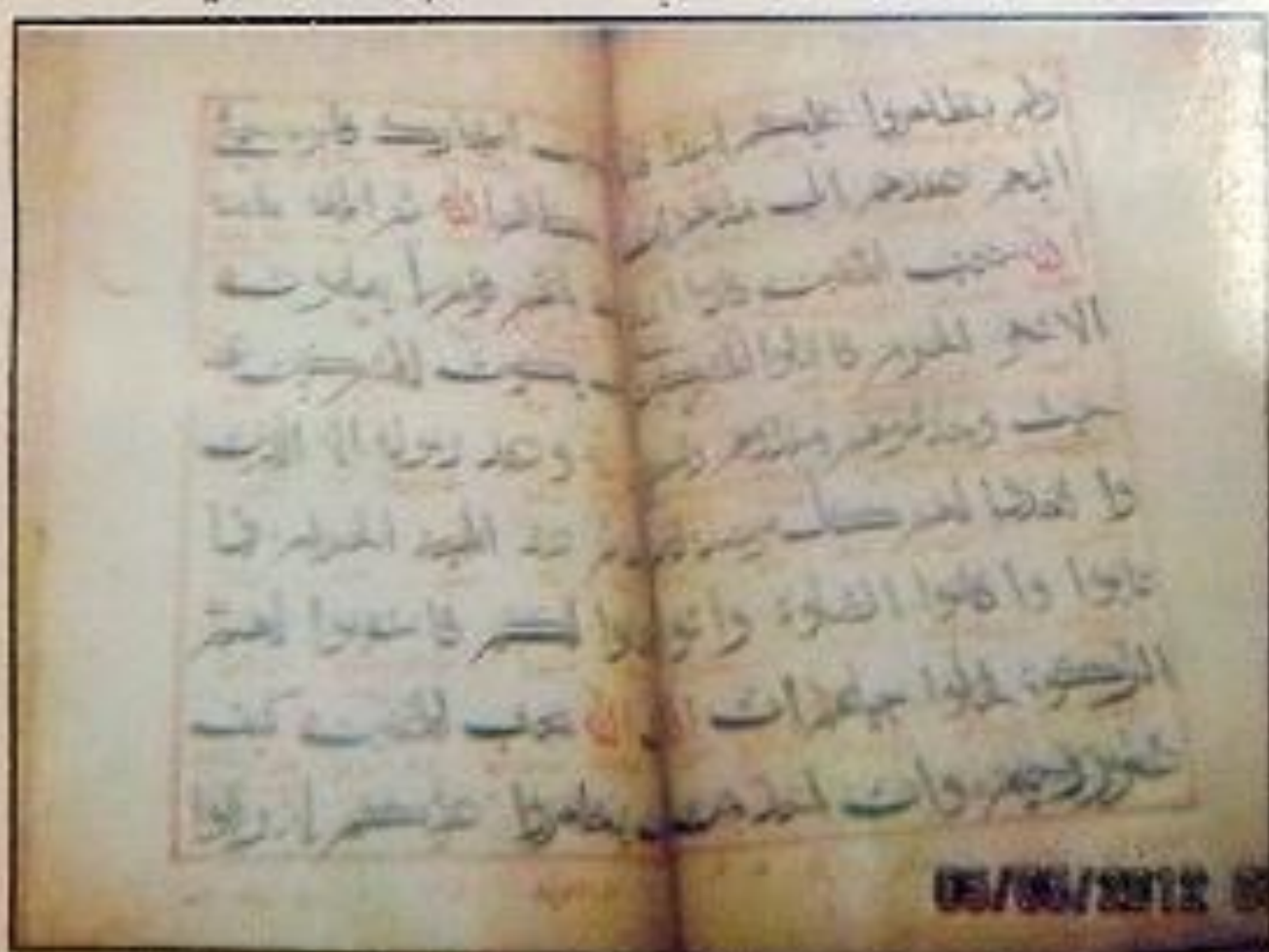
یہ قرآن پاک کا نسخہ اس وقت بھی آپ کی اولاد میں سے فقیر ڈاکٹر میاں نعیم احمد کے پاس باحفاظت موجود ہے

یہ بے نظیر کٹھرا حضرت فقیر میاں تاج محمد اور آپ کے فرزند حضرت فقیر میاں محمد ھاشم کی مزارات پر حضرت فقیر میاں عبدالحئی اول نے بنوایا جس کی مثال پورے پاکستان میں نہیں ملتی

یہ خوبصورت مسجد شریف ولیِ کامل حضرت فقیر میاں جان محمدؒ نے اپنے دور میں تعمیر کروائی اور اس کا نام سلطانیہ مسجد رکھا

حضرت فقیر مولانا میاں عبدالحیؒ اوّل
چہارم سجادہ نشین درگاہ عالیہ پٹ دھنیؒ میاں جو گوٹھ

حضرت فقیر میاں غلام سبحانی اوّل المعروف فقیر میاں حاجن ؒ
پنجم سجادہ نشین درگاہ عالیہ پٹ دھنی ؒ میاں جو گوٹھ

حضرت فقیر میاں مشتاق احمدؒ اول

ششم سجادہ نشین درگاہ عالیہ پٹ دھنیؒ میاں جو گوٹھ
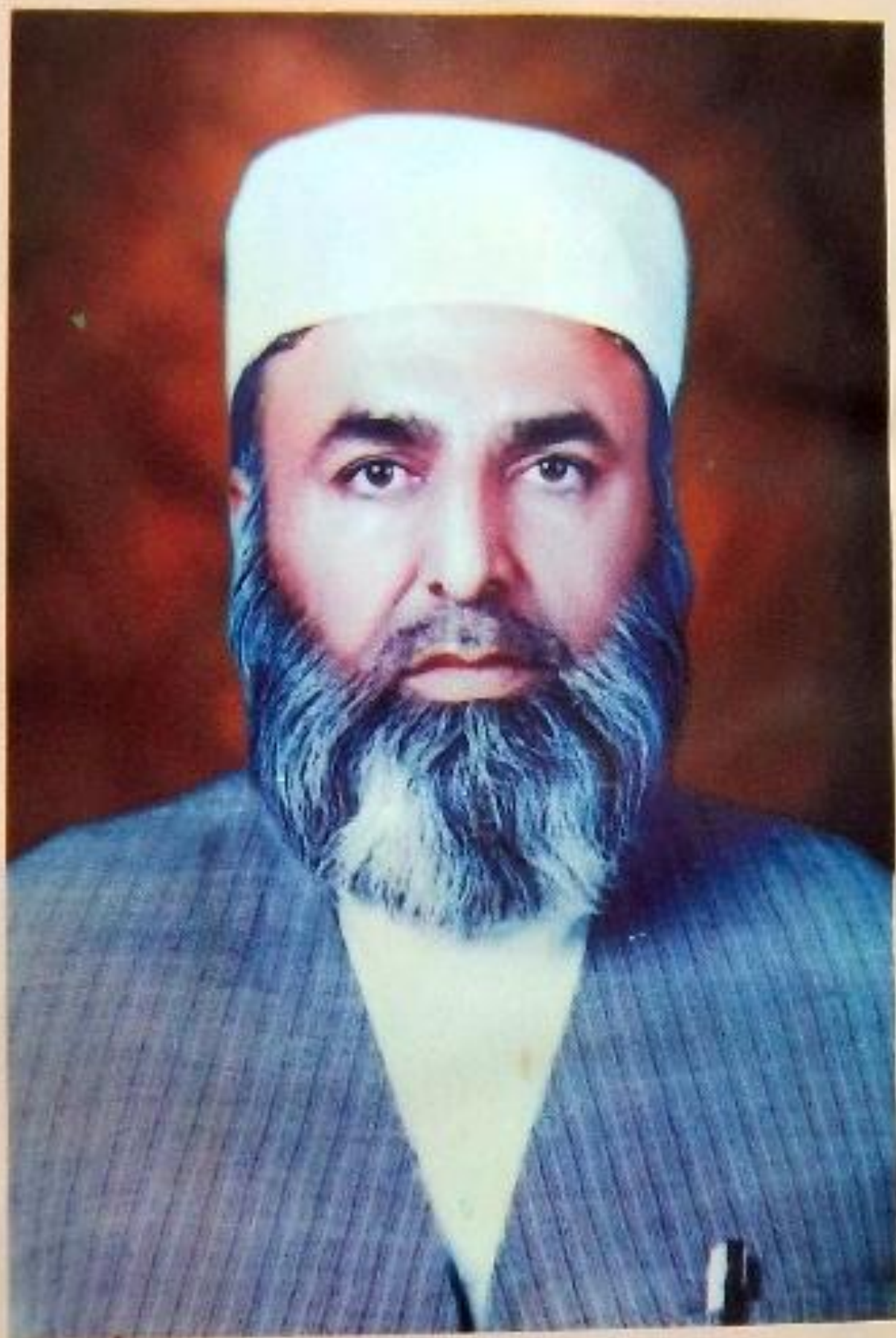
حضرت فقیر میاں عبدالحیؒ ثانی
ہفتم سجادہ نشین درگاہ عالیہ پٹ دھنیؒ میاں جو گوٹھ

حضرت فقیر مولانا میاں علی رضا
ہشتم سجادہ نشین درگاہ عالیہ پٹ دھنی میاں جو گوٹھ

حضرت فقیر مولانا میاں تاج محمدؒ اکادمی

(جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں)

نام کتاب: مناقب حضرت پٹ دھنیؒ

بنیادی تحریر: فقیر ڈاکٹر حکیم میاں عبدالحیؒ ثانی قادری سروری

مرتب: ڈاکٹر ساغر ابڑو

ایڈیشن: اول ۲۰۱۲ع

ناشر: مولانا فقیر میاں تاج محمدؒ اکادمی

اہتمام واشاعت: صوفی فقیر مولانا میاں علی رضا قادری

سجادہ نشین خانقاہ عالیہ پٹ دھنیؒ میاں جو گوٹھ شکارپور سندھ۔

ملنے کا پتہ

فقیر میاں مشتاق احمد منزل خانقاہ عالیہ پٹ دھنیؒ میاں جو گوٹھ شکارپور سندھ

فون: 0345-3916616/03443808651

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک نظر

میاں تاج محمد پٹ والے، ہمایوں سے ٹھل روڈ پر حضرت سلطان باھو قدس سرہ' سے فیض یافتہ عاشق صادق کی خانقاہ ہے۔ جو سلطان حافظ محمد و سلطان غلام باھو سجادہ نشین کے دور میں بقید حیات تھے۔ اُن کے فرزند میاں محمد ہاشم اور پوتے میاں جان محمد و تاج محمد نے راہ سلوک کو جاری رکھا اور اب تک یہ سلسلہ وفا جاری ہے۔

جوانسال سجادہ نشین میاں علی رضا نے اپنے خانوادہ کے بزرگوں کا احوال و مناقب مرتب کرنا شروع کر دیا ہے جو ایک خوش آیند قدم ہے اور انہیں ایسے ہی امور میں کام کرنا زیب دیتا ہے۔

میاں تاج محمد مہر تو ایک عاشق صادق تھے۔ اپنے مرشد حضرت سلطان العارفین قدس سرہ' کے نام پر بچوں کے کہنے پر تالابوں اور دریاؤں میں چھلانگ لگا دیتے تھے۔

بچشم کم منگر عاشقانِ صادق را　　　　که این شکسته بهایان متاعِ قافله اند

''یہی عاشق صادق لوگ جنہیں دنیا میں کم مایہ سمجھا جاتا ہے تُو اُن کو کم نظر سے نہ دیکھ کیونکہ ہمارے قافلہ کا اصل متاع تو یہی ہیں''۔

یہ انگریزی استعمار کا دور تھا جس میں سکوت و خاموشی چھائی ہوئی تھی اس میں اولیائے کرام اپنے عشاق وحدی خوان پیدا کر دیتے ہیں جن میں میاں صاحبؒ پٹ والے بھی شامل ہیں۔

دربار حضرت سلطان باھوؒ 23 اپریل 2012ء　　　　سلطان الطاف علی

❀❀❀❀

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تاریخ گواہ ہے کہ اولیائے کاملین اور علمائے ربانین نے دین حق کی ترویج کی اور اپنی ساری زندگی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا یعنی قرآن و سنت کی پیروی میں گزاری اور مخلوق خدا کو بھی اس کی تلقین کی۔ دنیا بھر میں جہاں حضور سلطان العارفین برہان الواصلین حضرت سخی سلطان باھوؒ کا فیضان جاری ہے وہیں آپؒ کے فیض کا ایک چشمہ درگاہ عالیہ حضرت فقیر میاں تاج محمدؒ سندھ کے ضلع شکار پور میں مرجع خلایق ہیں۔

الحمداللہ ان کی اولاد اپنے آباؤ اجداد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے فقر سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھوؒ جو کہ شریعت و طریقت کا حسین امتزاج ہیں، اس پر عمل پیرا ہے اور مخلوق خدا کو بھی رُشد و ھدایت کا سلسلہ جاری ہے۔ یہ بات باعث مُسرت ہے کہ آج اُسی خانقاہ کے سپوت اور سجادہ نشین فقیر میاں علی رضا اپنے آباؤ اجداد اور درگاہ عالیہ پٹ دھنیؒ کی یہ خوبصورت یاداشت مُرتب کروا کے منظر عام پر لا رہے ہیں میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے اسلاف کے رستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور فیض سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھوؒ کا یہ سلسلہ تا قیامت جاری و ساری رہے۔ آمین۔

دُعا گو:

سلطان محمد بازید القادری
سجادہ نشین دربار حضرت سلطان نور محمدؒ و سلطان محمد نوازؒ
دربار حضرت سلطان باھو۔ ضلع جھنگ

05/05/12

❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین اکرام مجھے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ آج مجھ سے ایسی عظیم ہستی پر لکھی گئی کتاب پر مجھے اپنے تاثرات قلمبند کرنے کا موقع مل رہا ہے جنہوں نے تصوف و روحانیت کے میدان میں اپنا لوہا منوایا اور سادات اکرام بھی ان سے فیض یاب ہوئے اور انہوں نے سندھ اور بلوچستان میں حضرت سخی سلطان العارفین حضرت سلطان باھوؒ کے مشن کو پھیلایا اور ہزاروں تشنگان توحید کو جامِ وحدت پلا کر سیراب فرمایا۔ میرے نہایت ہی مخلص اور عاشق باھوؒ حضرت فقیر میاں عبدالحیٔ نے عظیم بیڑا اٹھا کر اپنے بزرگوں کی مناقب زیرِ قلم لا کر کتاب شائع کر کے ان کی تاریخ کو زندہ رکھا اور حضرت فقیر میاں تاج محمد پٹ دھنیؒ سے فیض یافتہ درباروں کا تذکرہ بھی تحریر میں لائے۔ انہوں نے مناقب حضرت پٹ دھنیؒ کے نام سے زیرِ نظر کتاب کی تحریر و ترتیب کا کام شروع فرمایا مگر شومئ قسمت اجل نے کتاب شائع کرنے کی مہلت نہ دی اور وہ ہمیں عین جوانی کے عالم میں چھوڑ کر راہی سفرِ حق ہوئے۔ ان کے وصال کے بعد ذمہ داری فقیر میاں علی رضا کے سر آ گئی۔ والد کی رحلت سے جو صدمہ بچپن میں ان کو سہنا پڑا اس کا احساس ہر ذی شعور کو ہے۔ کافی عرصہ فقیر میاں علی رضا کو خاندانی اور خانقاہی امور کی ذمہ داریاں سنبھالنے میں لگا آخر کار انہوں نے اپنے والد گرامی کے مشن کو تھام لیا اور جو کام وہ ادھورا چھوڑ گئے تھے اس کو پورا کیا۔ آج الحمدللہ فقیر میاں علی رضا کی کوششوں سے مناقب حضرت پٹ دھنیؒ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ فقیر میاں عبدالحیٔ کے درجات بلند فرمائے اور اس کتاب کے پڑھنے والے کو جو فیض حاصل ہو اس کا ثواب حضرت فقیر میاں عبدالحیٔ کی روح اقدس تک پہنچائے۔ اللہ تعالیٰ فقیر میاں علی رضا کی عمر دراز فرمائے اور ان کے ساتھ

تعاون کتاب کی ترتیب میں ڈاکٹر ساغر ابڑو نے کیا ہے اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کو بھی فیض یاب فرمائے اور صوفیائے کرام کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

دعا گو

فقیر محمد خالد سلطان القادری

05/05/12

پیش لفظ

حضرت سلطان العارفین سخی سلطان باہوؒ کی روحانی ، علمی ، دینی اور اخلاقی میراث سے اِک جہاں منور ہے۔ میرے لئے سعادت کی بات ہے کہ خانقاہ عالیہ پٹ دھنیؒ کے بانی بے مثال خلیفہء سلطانی حضرت فقیر مولانا میاں تاج محمد قادری سروری کے حالات اور مناقب کو دنیا کے سامنے لانے کی خدمت مجھ سے لی گئی ۔ بحیثیت خادم اور سجادہ نشین خانقاہ عالیہ پٹ دھنیؒ، میری اول روز سے یہ کوشش رہی ہے کہ فقر کی زیادہ سے زیادہ خدمت سرانجام دے پاؤں ۔ حضرت میاں سائیں پٹ دھنیؒ کے وقت سے لے کر آج تک ہم سلطانی فقراء نے محبت اور انسانیت کا درس دیا ہے ۔ اور کسی بھی قسم کی مذہبی منافرت کا حصہ نہیں بنے ۔

ہم اپنے مُرشد سلطان العارفین کے محمدی فقر کے فیض اور پیغام کو ہی عام کرنے میں لگے رہے ۔ میاں جو گوٹھ جیسے دور افتادہ گاؤں سے یہ خدمات بغیر کسی شہرت کی تمنا کے جاری ہے۔ زمانے کے مزاج اور تصوف کی علمی روایت کی پاس خاطر میں مناسب جانا گیا کہ اس قسم کا مختصر تذکرہ آپ کے سامنے لایا جائے جس سے عشق محمدی کے انوار آپ کی دلوں کو بھی گرما سکیں اور روحانیت و فقر کی اہمیت اجاگر ہو۔

حقیر میاں علی رضا مہر فقیر
سجادہ نشین خانقاہ عالیہ پٹ دھنیؒ
میاں جو گوٹھ ، شکار پور ، سندھ

عرض حال

خدائے بزرگ و برتر کا یہ ناچیز بندہ، بعد صلوٰۃ وسلام بر محمد و آلِ محمد ﷺ، یہ عرض کرتا ہے کہ میری خوش نصیبی ہے کہ خانوادہ قادریہ سروریہ قلندریہ کے امام حضرت داتا قلندر علی شاہ بخاریؒ کے مرشد حضرت فقیر مولانا میاں تاج محمدؒ پٹ دھنی، میاں جوگوٹھ والوں کے حالات و مناقب، اس ہیچمدان کے ہاتھوں مرتب ہو کر، محبانِ تصوف کے ہاتھ میں پہنچے ہیں۔ ازحد مشکور ہوں حضرت فقیر میاں عبدالحیؒ ثانی قادری سروری سلطانی کا، جنہوں نے مجھے اس خدمت کے لائق جانا اور ممنون ہوں درگاہ عالیہ پٹ دھنیؒ کے موجودہ سجادہ نشین حضرت فقیر میاں علی رضا سائیں کا، جنہوں نے اس مسودہ کو قابل اشاعت قرار دیا۔

پاکستان میں حضرت سلطان العارفین تخی سلطان باھوؒ کا سلسلہ قادریہ سروریہ، سب سے بڑا سلسلہ ہے جس کی بیسیوں خانقاہیں ہر صوبہ میں موجود ہیں لیکن اس عظیم صوفی و روحانی مشن کو علمی بنیادوں پہ محفوظ کرنے کی کوئی زیادہ سعی نہیں کی گئی۔

ویسے بھی تصوف کی علمی روایت سندھ میں بالکل مفقود نظر آتی ہے۔ برصغیر میں صرف چشتیہ سلسلہ نے ہی اس طرف توجہ دی ہے۔ حتیٰ! کہ حضرت تخی سلطان باھوؒ خود ۱۵۰ سے زائد رسائل کے مصنف مانے جاتے ہیں لیکن ان کے فقراء میں ایسے لوگ خال خال ہی نظر آتے ہیں۔

اسی علمی بے توجہی کے باعث سندھ میں تصوف کی روایت قریب المرگ ہے اور بہت سے ناقص الخیال تصوف کے لبادے میں سادہ لوح دلوں کو بے وقوف بنا کر یرغمال کر رہے ہیں۔ اس لیئے آج اس بات کی زیادہ ضرورت ہے کہ اس طرف متوجہ ہو کر لوگوں کو تصوف کی اصل صورت دکھلائی جائے اور انہیں شعبدہ بازوں سے بچایا جائے۔

یہ تذکرہ اس کی ابتدائی کاوش ہے جس میں موجود چھپے ہوئے اور روایت کیئے گئے مواد پہ اکتفا کیا گیا ہے۔ انشاء اللہ بہت جلد معاصر تاریخوں اور تحقیق کی روشنی میں زیادہ مستند مواد سامنے لایا جائے گا اور فلسفہ تصوف پر بھی سیر حاصل بحث کی جائے گی۔

ڈاکٹر ساغر ابڑو

لاڑکانہ

اپریل ۲۰۱۲

مقدمہ

ہر دین اور مذہب کی اساس " تصوف " پر قائم ہے ۔ تصوف کسی بھی مذھب کے بغیر بھی قائم رہتا ہے لیکن کوئی بھی مذہب تصوف کے بغیر نہیں چل سکتا کیونکہ یہ سارے مذاہب کی " روح " ہے۔

جس طرح جسم بغیر "روح" کے مردہ ہے اسی طرح "مذہب" بغیر "تصوف" کے۔ وہ لوگ جو اس راستے پر چلے "صوفی" کہلائے۔

تصوف اور صوفی ان الفاظ کی اصلیت اور تعریف میں بہت کچھ کہا گیا ہے لیکن وہ سب کچھ اس کے کسی ایک ہی رخ پر دلالت کرتا ہے کوئی بھی تعریف ہمہ جہت نہیں۔ اس لیئے آسان سی تعریف یہ ہے کہ "صوفی صوفی ہے"۔ یہ صرف علم کی راہ نہیں بلکہ علم، عمل اور عشق کا ملا جلا راستہ ہے جس میں سب سے کم اہمیت علم کو حاصل ہے اور سب سے زیادہ عشق کو۔ 610 عیسوی میں اسلام کے آغاز سے یہ راستہ دل کے نئے رازوں اور اشاروں سے آشنا ہوا۔

انسان کامل ، نور مجسّم، رحمت عالم، محبوب الاہی مطلوب العاشقین فخر الفقراء حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی بابرکت ذات کے تشریف لانے سے یہ راستہ بلکل منور ہو گیا اور سارے مذاہب سے مسلک اور سارے فلسفوں سے علیحدہ "صوفیاء" کیلئے روشنی، ہدایت، عشق اور عقیدت کا ایک ہی منبع قرار پایا۔

صوفی کائنات کے کسی بھی کونے میں موجود ہو، کوئی بھی زبان بولتا اور کس رنگ کے بھی کپڑے پہنتا ہو، اس کی ارتقا کے راستے اور وصال خداوندی کی راہیں، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات گرامی کو چھوڑ کر آگے نہیں جا سکتیں۔

زمانہء نبوی ﷺ، دور صحابہ رضہ، تابعین اور تبع تابعینؒ تک اس طریق کا نام "احسان" تھا اور یہ ان کاموں پر دلالت کرتا تھا جو معاشرتی تعلقات اور حقوق العباد کی ادائیگی میں حسن اخلاق اور خلوص برتنے کے متعلق تھے۔ اس زمانے تک

ذات گرامی حضرت محمد مصطفیٰ کا اثر براہ راست، اسلامی معاشرے میں جاری وساری رہا۔ آپ ﷺ کے وصال کو سوا سو سال گذرنے کے بعد جب اسلام کے حلقے میں ایران، مصر، شام، سندھ، ہند اور ترکستان کے علاقے شامل ہو گئے تو پھر دین کے مختلف شعبوں، حدیث، فقہ اور تفسیر کی تدوین کے ساتھ ساتھ "تصوف" نے بھی مستقل اور منظم ادارے کی شکل اختیار کر لی۔ حضرت ابو ہاشم کوفی (وصال ۱۶۰ھ) وہ پہلے شخص تھے جن کے نام کے ساتھ لفظ "صوفی" لکھا اور بولا گیا۔

لیکن تصوف کی تحریک میں اصل اسلامی اختراع "فقر" کی تھی۔ جس کا تذکرہ نہ صرف قرآن پاک میں ملتا ہے اور حدیث سے بھی پتہ چلتا ہے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے فرمایہ۔

الفقر فخری و الفقر منی

آپ ﷺ کی صورت اور سیرت کا بہترین نمونہ آپ ﷺ کی پیاری بیٹی حضرت بی بی فاطمہ زہرہ علیہ السلام ہیں اور آپ کے علم اور طریق سے سب سے زیادہ واقف اور اس پر عمل پیرا رہنے والے حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام ہیں۔ اس لئے اہل بیت کا گھرانہ ہی فقر کا اصل سرچشمہ ہے۔

اوّل سلطان الفقر ہونے کا اعزاز بھی سیدۃ النساء حضرت فاطمہ الزہرہ علیہ السلام کو حاصل ہے۔

ہندی، چینی، یونانی اور اسلامی تصوف سے پہلے ہی سندھ میں اپنا اصل صوفی فکر موجود تھا جو بھی "تصوف" سے زیادہ "فقر" کے قریب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سندھ میں اہل دل کی اکثریت "فقیر" کے نام سے موسوم ہے نا کہ "صوفی" کے نام سے۔ زمانے اور حکومت کے ساتھ سندھی فقر پر بھی بہت سے اثرات مرتب ہوئے جن میں ہندوازم، بدھ ازم اور اسلام بہت اہم ہیں۔

اسلامی تصوف میں چار مسلمہ سلاسل اور دو مکاتیب فکر کی داغ بیل ڈالی گئی جن کے لاتعداد خانوادے بنے۔ اور ایک بڑی اکثریت ''اویسیہ'' طریقے سے بھی وابستہ رہی۔ ایرانیوں نے اسلامی تصوف کے قواعد و ضوابط، اعمال، اشغال اور اوراد و وظائف ترتیب دیئے اور اس میں فلسفے کی بھی آمیزش کی۔ یہ ترقی یافتہ تصوف کی عمارت، احسان کی بنیاد پر تعمیر کی گئی تھی۔ لیکن ''فقر'' ان ساری موشگافیوں سے آزاد رہا۔

نہیں فقیری جھلیاں مارن، ستیاں لوک جگاون ھُو
نہیں فقیری و ہندیاں ندیاں سکیاں پار لنگھاون ھُو
نہیں فقیری وچ ہوا دے پا مصلّے ٹھراون ھُو
نام فقیر تنہاں دا باہو جھڑے دل وچ دوست ٹکاون ھُو

حضرت حسن بصریؒ کو دوسرے سلطان الفقر کا مرتبہ ملا۔ عظیم رہبر اور شہیدِ عشق حضرت حسین بن منصور حلاجؒ کی ذات گرامی تصوف اور فکر کا خوبصورت مرقع ہے آپ نے فقر کے خدوخال جاننے کیلئے سندھ کا سفر اختیار کیا اور سندھی فقیروں سے فیض حاصل کیا۔ بعد میں انہوں نے اسلامی تصوف کو پاک کرنے کی تحریک شروع کی جس کیلئے انہوں نے ''فقر'' کا سہارا لیا۔

تا آنکہ تیسرے سلطان الفقر پیران پیر دستگیر حضرت شیخ سید محی الدین ابو محمد عبدالقادر جیلانیؒ کا زمانہ آگیا اور آپ کے محبوب فرزند حضرت سید عبدالرزاق جیلانی بادشاہؒ کو چوتھے سلطان الفقر کا مرتبہ عطا ہوا۔ ایک ہی سلسلے میں دو سلطان الفقر کے آجانے سے "قادری" سلسلے کو تمام سلاسل ہائے تصوف پر مقدم سمجھا گیا۔

سن فریاد پیراں دیا پیرا میری عرض سنیں کن دھر کے ھُو
بیڑا اڑیا وچ کپراں دے جتھے مچھ نہ بہندے ڈر کے ھُو
شاہ جیلانی محبوب سبحانی میری خبر لیو جھٹ کر کے ھُو
پیر جہناں دے میراں باھُوؒ اوہی کندھی لگدے تر کے ھُو

تقریباً پانچ صدیوں کے سفر کے بعد تخت کائنات پر پانچویں سلطان الفقر کا نزول ہوا۔ وہ ذات اقدس جن کے ورودِ مسعود سے تصوف اور فقر کی نئی نئی جہتیں سامنے آئیں وہ ہیں سلطان العارفین و سلطان الفقر مرشدنا و مولانا حضرت سخی سلطان باھو قدس اللہ سرہ العزیز۔

شور شہر تے رحمت دے جتھے باھو جالے ھُو
باغباناں دے بوٹے وانگوں طالب نت سنبھالے ھُو
نال نظارے رحمت والے کھڑا حضوروں پالے ھُو
نام فقیر تنہاں دا باھُوؒ گھر وچ یار وکھالے ھُو

آپ اصلاً اویسی طریقے کے فقیر تھے لیکن سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور پہلے سلطان الفقر حضرت بی بی فاطمۃ زہرہ علیہ السلام نے انہیں قادری طریق میں داخل کیا اور غوث الاعظم سیدنا حضرت عبدالقادر جیلانیؒ کے حوالے کیا۔ تب سے قادری سروری طریقے کی ابتدا ہوئی جسکے امام خود سلطان العارفینؒ ہی ہیں۔

قادری طریقہ دو طرح کا ہے۔

(۱) قادری زاہدی (۲) قادری سروری

قادری زاہدی وہ ہے کہ مرشد طالب سے زہد و ریاضت میں چلاکشی کرائے اور دس بارہ یا چالیس سال بعد اسے حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے حضور میں لے جائیں اور حضرت پیر قدس سرہ العزیز اسے مجلس محمدی ﷺ سے

مشرف فرمائیں۔

لیکن قادری سروری وہ ہیں کہ محض ازلی فیض وفضل سے بغیر ظاہری وسیلا نور محمدی ﷺ کی پرورش سے مشرف کر کے تلقین وارشاد فرما کر اس کا ہاتھ حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے دست مبارک کے سپرد کردے۔ سروری سرمدی ہوتا ہے اسی کو اویسی بھی کہتے ہیں۔

جیسا کہ طریقے میں شامل ہونے کے لئے مستند اور مسلسل شجرہ شریف کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے آپ نے حضرت پیر عبدالرحمٰن دہلویؒ سے مقام عطا کی بشارت لی اور ظاہری شجرہ وخرقہ حاصل کیا۔

سلطان العارفینؒ نے تصوف اور فقر کو ایک ساتھ چلایا، لیکن فقر کا عنصر تصوف پر غالب رہا۔ آپ کی فقر کی تعلیمات کا اثر ان کے زمانے اور بعد کے زمانے کے فقراء پر پنجاب، سندھ، سرحد اور بلوچستان میں واضح طور پر نظر آتا ہے جن میں حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ اور حضرت سچل سرمستؒ جیسے برگزیدہ فقیر بھی شامل ہیں۔

اسی طرح حضرت سلطان العارفینؒ کے برگزیدہ خلیفہ مرشدنا ومولانا آقائی حضرت فقیر میاں تاج محمدؒ مہر پٹ دھنیؒ ساکن میاں جو گوٹھ نزد شکار پور، والوں نے بھی سندھ اور بلوچستان کے لاکھوں لوگوں کو راہِ عشق پر گامزن کیا۔

حضرت فقیر میاں صاحبؒ کے خلیفہ مجاز مخدوم سید قلندر شاہ بخاریؒ پکھی دھنی، حسین بن منصورؒ کی طرح تصوف اور فقر کے مجسمہ تھے جنہوں نے روایتی صوفیوں اور خانقاہوں کی مخالفت کی اور ان کے فیض نے عشق کے وہ دریا بہائے کہ سندھ وبلوچستان کی زمین سیراب ہوگئی اور محبت کی نئی فصل پیدا ہوئی۔ ان کے مریدوں کے مرید بھی صاحبانِ عشق وفقر ہوئے۔ جس طرح حضرت سلطان العارفینؒ کے ذات بابرکات سے ''قادری سروری'' کا طریقہ جاری ہوا اسی طرح

مخدوم قلندر شاہ کھی دھنیؒ سے ''قادری سروری قلندری'' خانوادے کی بنیاد پڑی جس پر اسی فیصد اثرات اصلی سندھی فقر کے ہیں اور باقی بیس فیصد علم تصوف ہے اس خانوادے کی نسبت عشقیہ بڑی قوی ہے۔

عاشق دا دل موم برابر معشوقاں دل کاہلی ھُو
طعمہ دیکھ کے ترتر تکے جیویں بازاں دی چالی ھُو
باز بے چارہ کیوں کر اڈے پیریں نُوس دوالی ھُو
جیں دل عشق خرید نا کیتا باہو دو ہیں جہانوں خالی ھُو

اس خانوادہ سلطانی کے فقراء کے ہاں سماع پر بہت زیادہ زور ہے کیوں کہ یہ اصلی سندھی فقر کا جز ہے نا کہ سلسلہ چشتیہ کا اثر۔ قادری سروری قلندری مراکز لاڑکانہ، شکارپور، گھوٹکی، جیکب آباد، سکھر، جھل مگسی اور کچھی میں قائم ہیں۔

اس طرح یہ مناقب، قادری سروری سلسلے کے اس اہم خلیفہ حضرت علامہ و مولانا غوثِ زماں فقیر میاں تاج محمد پٹ دھنی کے متعلق ہیں جن کے فیض سے ایک نئے خانوادے کا جنم ہوا اور فقر کی روایت کا اجراء ہوا۔

یہ لازم ہے کہ قارئین کو مرشد کریم حضرت فقیر میاں صاحبؒ سے پہلے حضرت سلطان العارفینؒ اور اس دور کے سجادہ نشین دربارِ سلطانی حضرت حافظ سلطان محمدؒ کے متعلق معلومات دی جائے۔

❀❀❀❀

سلطان الفقر و سلطان العارفین
حضرت سخی سلطان باہوؒ
(۱۰۳۹ھ۔۱۱۰۲ھ) مطابق (۱۶۲۹ء۔۱۶۹۱ء)

حضرت سلطان باہو مغل شہنشاہ شاہ جہان کی تاجپوشی کے سال کے آس پاس 1629 میں قلعہ شورکوٹ (حال جھنگ، پنجاب) میں پیدا ہوئے۔ آپ اعوان قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔ اعوان محمود غزنوی کی ہمراہی میں جنگ سومنات کے معرکے کے بعد علاقہ سون سکیسر (ضلع خوشاب) اور گردو نواح کے علاقوں میں آباد ہوکر قیام پذیر ہو گئے تھے۔ حضرت سلطان العارفینؒ کے والد حضرت بازید محمدؒ دین دار، متقی اور حافظ قرآن ہونے کے ساتھ ساتھ ایک مرد سپاہی پیشہ تھے اور شاہجہان کے لشکر میں ملازم تھے۔

حضرت بازید محمد نے ادھیڑ عمر میں اپنی ایک ہم کفو خاتون بی بی راستیؒ سے نکاح فرمایا جو ایک عالی مقام ولیہ تھیں سون سکیسر کے گاؤں انگہ میں وہ جگہ اب تک معروف و محفوظ ہے جہاں وہ ایک پہاڑی کے دامن میں چشمے کے کنارے ذکر میں محو رہا کرتی تھیں۔ کچھ مدت بعد حضرت بازیدؒ ملتان چلے گئے۔ وہاں بہادری کا ایک کارنامہ دکھانے پر ناظم ملتان نے ایک گاؤں ان کے نذر کیا۔ دوسری طرف آپ کی عسکری خدمات کے عوض آپ کو مغل شہنشاہ نے قلعہ شورکوٹ کے گردو نواح میں جاگیر عطا کی جو وسیع رقبے میں پھیلی ہوئی تھی۔ بعد ازاں حضرت بی بی راستیؒ بھی وہاں پہنچ گئیں اور حضرت سلطان باہوؒ بھی یہیں متولد ہوئے۔

کمسنی میں ہی والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا تھا۔ گو والدہ ماجدہ نے آپ کو علم ظاہری کی بھی تعلیم دلائی مگر اصل تعلیم و تلقین حضرت بی بی راستیؒ کی یہ تھی کہ آپ کو ذکر و فکر کے طریقے سکھائے اور سیر و سفر کے ذریعے کشوفات کا دائرہ وسیع

کرنے کی ہدایت فرمائی۔آپ کئی بزرگوں کے مزاروں پر گئے۔کئی پیروں سے ملے مگر اصل رہنمائی ظاہری و باطنی طور پر آپ کو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے ہی ملی۔آپ نے اس کا اعتراف کیا ہے۔

پیشوائے خود شریعت ساختم ہر حقیت از محمد ﷺ یافتم

دست بیعت کرد مارا مصطفیٰ ﷺ ولد خود خوانده است مارا مجتبےٰ

رشد و ہدایت کا اذن بھی آپ کو کشفاً اسی بارگاہ سے ملا

شد اجازت باہورا از مصطفیٰ ﷺ

خلق را تلقین بکن بہر خدا

طریقہ قادریہ بھی آپ کو حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے ذریعے اُذن و فیض اویسی طور پر ملا۔آپ اسے طریقہ سروریہ قادریہ کہتے ہیں۔ دہلی کے حضرت سید عبدالرحمٰن قادریؒ کے ساتھ بیعت ظاہری طور پر شجرہ نسبت کی تکمیل کے لئے کی اور انہوں نے آپ کو مقام عطا کی تائید فرمائی یا بشارت دی۔

دہلی کے سفر میں آپ کی شہنشاہ اورنگزیب سے بھی ملاقات ہوئی اس نے بیعت کی درخواست کی۔آپ نے ارشاد فرمایہ تمہیں فیض پہنچتا رہے گا، اس سے زیادہ مجھ سے تعرض مت کرو۔آپ نے اس کے لئے رسالہ اورنگ شاہی لکھا۔ اور دہلی سے واپس چلے آئے آپ ہمیشہ سیر و سفر میں رہے اور سفر کے دائرے میں زیادہ تر ملتان ، ڈیرہ غازی خان ، ڈیرہ اسماعیل خان ، چولستان ،وادی سون اور کوہستان نمک اور ملک کے دیگر علاقے شامل رہے۔آپ ان علاقوں میں روحانی مشعل لے کر حکمت و معرفت کی دولت لٹاتے پھرے۔

آپ نے تقریباً ایک سو چالیس کتب فارسی میں تصوف پر لکھے مگر ان میں سے صرف تیس کے قریب اس وقت دستیاب ہیں جن میں پنجابی ابیات کو نمایاں حیثیت حاصل ہے۔ جب تک فارسی کی تصانیف تراجم یا مخطوطات کی صورت میں

منظرِ عام پر نہیں آئی تھیں۔ تو آپ کی وجہ شہرت بطور ایک عارف شاعر یہی ابیات تھے۔ یہ ابیات دوہیڑے کے فارم میں ہیں۔ اس زمانے میں دوہیڑے لوک شاعری کی مقبول صنف تھے کیونکہ سرتال کے ساتھ ایک ماہر موسیقار سے لے کر ایک گڈریا تک ان کو گا یا گنگنا کر لطف اندوز ہو سکتا تھا اور اب بھی ایسا ہی ہے۔ سلطان العارفینؒ کے ابیات کی روحانی و جمالیاتی حظ رسانی کا یہ عالم ہے کہ اگر انہیں صحیح ادائیگی کے ساتھ تحت اللفظ بھی پڑھا اور سنا جائے تو ایک کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔

آپ نے چار شادیاں کیں۔ آپ کے آٹھ بیٹے تھے۔ آپ نے سب کو دینی تعلیم دلوائی۔ آپ کے دوسرے فرزند حضرت سلطان ولی محمدؒ سے سجادہ نشینی کا سلسلہ چلا جو اب تک جاری ہے۔

آپ نے اورنگزیب کے عہد میں ۱۱۰۲ھ / ۱۶۹۰ء میں وصال فرمایا اور شورکوٹ میں دفن ہوئے مگر تقریباً ستر ۷۰ سال بعد آپ کی تربت مبارک کو وہاں سے سیلاب کی وجہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا پڑا۔ ایک مدت بعد وہاں بھی سیلاب آ گیا تو اب جہاں آپ کا مزار مبارک ہے۔ تابوت شریف کو لا کر وہاں دفن کیا گیا اس وقت سلطان نور احمدؒ درگاہ کے سجادہ نشین تھے، ۱۳۳۶ھ / ۱۹۱۸ء میں روضہ مبارک کی تکمیل و تزئین و آرائش کا کام اگلے سجادہ نشین حضرت حاجی محمد امیر سلطانؒ کے دور میں سر انجام پایا۔ آپ کے خلفاء میں حضرت سلطان حمیدؒ بکھر والے سلطان نورنگؒ کھیتراں، خلیفہ ابوالمعانیؒ، سید موسن شاہؒ اور مخدوم محمد صدیقؒ ممتاز ہیں۔

صوفیاء کرام میں آپ سلطان العارفین کے لقب سے مشہور و معرف ہیں کشف میں آپ کو خبر دی گئی کہ آپ ان ارواح میں سے ہیں جن کا بشری زندگی میں ظہور سلطان الفقر کی صورت میں مقدر تھا۔ جدید دور میں آپ کی کتب منظر

عام پر آئی ہیں تو یہ حقیقت اہل علم پر کھلی ہے کہ آپ بیک وقت ایک صوفی مفکر بھی تھے اور باعمل فقیر کامل بھی۔ اس وقت جو کتب اصل یا تراجم کی صورت میں طبع ہو چکی ہیں مندرجہ ذیل ہیں۔

ابیات سلطان باہوؒ	اورنگ شاہی	سلطان الوہم
امیر الکونین	جامع الاسرار	عین العارفین
تیغ برہنہ	رسالہ روحی	قرب دیدار
رسالہ روحی (خُرد)	عقل بیدار	کلید جنت
شمس العارفین	فضل اللقاء	محبت الاسرار
عین الفقر	کلید توحید (کلاں)	محکم الفقراء
کلید توحید (خُرد)	مجالسۃ النبی	نور الہدیٰ (خُرد)
گنج الاسرار	محک الفقر (کلاں)	طرفۃ العین
محک الفقر (خُرد)	نور الہدائی (کلاں)	دیدار بخش
مفتاح العارفین	توفیق الہدایت	اسرار قادری
دیوان باہوؒ (فارسی)		

❀❀❀❀
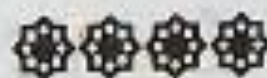
عمدۃ العارفین قدوۃ الکاملین فنافی ذات الاحد
حضرت مرشدنا شیخ حافظ سلطان محمدؒ قدس سرہ العزیز
(۱۰۳۹ھ/۱۶۲۹ء۔۱۱۰۲ھ/۱۶۹۰ء)

حضرت حافظ سلطان محمد بن حضرت سلطان محمد حسینؒ بن حضرت سلطان ولی محمد قدس سرہ العزیز، دربار شریف کے تیسرے سجادہ نشین ۱۱۴۳ھ /۱۷۳۰ء میں تولد ہوئے۔

آپ اپنے والد کی اولاد میں تیسرے نمبر پر تھے آپکے دو بڑے بھائیوں کے نام حضرت شیخ عظمتؒ اور حضرت شیخ نور محمدؒ تھے۔ آپ اپنے والد کی اس حرم میں سے تھے جو ان کی جد میں سے تھیں اس لیئے آپ کے بڑے بھائی ہمیشہ آپکے حاسد رہے اس لئے آپکے والد بزرگوار نے آپکو ایک سو کوس کے فاصلے پر اپنے ایک محبہ کے ہاں پرورش تعلیم اور حفاظت کے لئے بھیج دیا۔

آپ کو ابتدائی تعلیم کے لئے استاد کے پاس بھٹایا گیا لیکن حد درجہ غبی ہونے کی وجہ سے کلام اللہ شریف کا ایک رکوع بھی حفظ نہ کر سکے استاد بہت غصہ تھا اور پریشان بھی۔ اس اثنا میں سرور کائنات ﷺ نے لب دریا روتے ہوئے بچے کی دست گیری کی اور باطنی توجہ سے پورا قرآن پاک حفظ کرادیا اس طرح آپ حامل علم لدنی تھے کہ بڑے بڑے علماء وحفاظ کی آپ کے سامنے نہیں چلتی۔

بعد ازاں آپ اپنے والد بزرگوار کی ملاقات اور اپنے جد امجد حضرت سلطان العارفینؒ کے روضہ کی زیارت کے لئے روانہ ہوئے جہاں جہاں آپ رات کے وقت قیام کرتے خلق خدا مسخر ہو جاتی اور مرید بن جاتی لوگ نذرانے میں چوپائے اور نقدی وغیرہ پیش کرتے یہاں تک کہ آپ منزل بمنزل بہت سا مال واسباب لیکر اپنے والد بزرگوار سلطان محمد حسین کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار نے سارا مال آپکے دونوں بڑے بھائیوں کو دے دیا۔

چونکہ آپ کی والدہ محترمہ رحلت فرما چکی تھیں اس لئے آپ مردانہ مکان میں رہا کرتے تھے اور فقیروں اور درویشوں کی خدمت کیا کرتے تھے۔

آپ کی شادی ایک رشتہ دار سلطان حامدؒ کی صاحبزادی سے قرار پائی جو حد درجہ پرہیزگار اور صاحب ورع تھیں۔

سکھوں کی شورش کیوجہ سے حضرت سلطان محمد حسینؒ نے اہل عیال سمیت ۱۱۷۸ھ مطابق 1764ء میں ہجرت کر کے خیر پور ٹامے والی میں جا کر سکونت اختیار کی جہاں سید موسن شاہ گیلانی کے مریدوں نے آپ کی بڑی خدمت کی۔

حضرت شیخؒ نے اپنے والد ماجد کی خدمات اپنے لئے جائز اور مقرر کر لیں چنانچہ وضو کرانا، نہلانا، سر مونڈنا، سنوارنا پوشاک پہنانا، ہانڈی، روٹی، بستر بچھانے، اور پاؤں دبانا خود اپنے دست مبارک سے کرتے اور زندگی بھر یہ خدمت بجا لاتے رہے۔

آپ عاشق باللہ، آزاد طبع تھے۔ طبیعت درویشانہ تھی بے دین، جاہل اور حریص لوگوں سے کتراتے تھے والد بزرگوار کی رحلت کے بعد ۱۲۰۰ھ مطابق ۱۷۸۵ء میں سجادہ نشین بنے آپ کا لباس ایک تہبند، ایک چادر اور ایک قادری ٹوپی تھا۔ ان دونوں چادروں میں سے ایک کو کیکر کی چھال سے رنگا کرتے جمعہ کی نماز اور دونوں عیدوں کی نماز کے وقت دس گنہ کھدر سفید کی پگڑی زیب سر فرمایا کرتے تھے۔

سکھوں کا زور ٹوٹنے کے بعد جب ملتان پر نواب محمد شجاع خان اور نواب ولی محمد خان کا قبضہ ہوا تو حضرت صاحبؒ نے پھر سے حضرت سلطان العارفینؒ کی خانقاہ مقدس کے قرب و جوار میں سکونت اختیار کی اور اپنے بڑے بھائی سلطان نور محمدؒ کو کوٹ سبزل سے اپنے پاس لے آئے اور حضرت شیخ سلطان عظمتؒ جو سب سے بڑے تھے احمد پور میں رہ گئے۔

سب سے بڑے تھے احمد پور میں رہ گئے۔

آپ مسکینوں فقیروں، درویشوں عاجزوں اور عالموں پر از حد شفقت عنایت، لطف وکرم فرمایا کرتے۔ بہترین گھوڑے رکھنے کے شوقین تھے کھیتی باڑی کے شائق تھے اور اعلیٰ درجے کے مہمان نواز تھے۔

آپ دن رات میں صرف چند آدمیوں سے ہم کلام ہوتے بلکہ مقررہ وقت لوگوں کے عریضوں اور سولات کے جواب دیتے مردانہ مکان کے کونے میں ایک حجرہ تھا جہاں خاص خاص فقیر عشاء کی نماز کے بعد آپ کی مجلس سے مشرف ہوتے رات کا بڑا حصہ عبادت و ذکر الٰہی میں صرف کرتے۔

صبح کو خانقاہ مقدس کی بڑی مسجد حضوری میں آتے اور نماز با جماعت ادا کرتے اشراق سے فارغ ہو کر مشرف ہوتے پھر روضہ مبارک کے باہر دیوار سے تکیہ لگا کر فیض رسانی کے سجادہ پر بیٹھتے۔ ایک ایک فقیر کو بلواتے ان پر نوازش فرماتے اور ان کی ضروریات پر غور فرماتے۔ جو نئے زیارت کرنے والے آتے اس جگہ مشرف ہوتے اپنی اپنی ضروریات اور حاجتیں عرض کرتے اور بامراد ہوتے بعد ازاں سیر کیلئے کھیتی باڑی دیکھنے جاتے اور پھر اصطبل میں آکر گھوڑوں کو دیکھتے ان سے فارغ ہو کر حجرہ میں کھانا کھاتے قیلولا کرنے کے بعد پھر خانقاہ مقدس جا کر جامع حضوری میں نماز باجماعت ادا کرتے اور دیر تک عبادت میں مشغول رہتے۔ مغرب اور عشاء کی نمازیں ڈیرے کی پاس والی مسجد میں ادا کرتے۔

آپ حاکموں اور دولت مندوں کے پاس خود نہیں جایا کرتے تھے البتہ ضروت پڑتی تو درویشوں کو بھیج دیتے۔ اگر کوئی حاکم یا دولت مند روضہ مبارک کی زیارت مقدس کیلئے آتا تو اسے ڈیرے میں آکر خاص ملاقات کا حکم نہ ہوتا۔

آپ کے پانچ فرزندوں میں سے فقط ایک حضرت سلطان غلام باہوؒ نے عمر خضری پائی اور سُجادہ پر بیٹھے۔

آپ نے ۲۶ سال فقیروں کی خدمت اور فیض رسانی کے بعد ۱۲۲۶ھ مطابق ۱۸۱۱ء کو راہ ربانی اختیار کی۔

کیا ہویا بت اوڈھر ہویا دل ہر گز دور نہ تھیوے ھو
سعیاں کو ہاں تے مرشد وسدا وچ حضور ڈیوے ھو
جیں دے اندر عشق دی رتی بن شرابوں کھیوے ھو
نام فقیر تنہا دا باھو قبر جنہاں دی جیوے ھو

❀❀❀❀

باب اوّل

تاج الاولیاء سید العاشقین شمس العارفین سراج السالکین قطب الاقطاب غوث الزماں
مرشدنا ومولانا حضرت فقیر میاں تاج محمد پٹ دھنیؒ
(۱۱۵۵ھ۔۱۲۶٦ھ / ۱۸۵۰ء۔۱۷۴۲ء)

حضور اکرم نور مجسم رحمتِ عالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ارشادات کے مطابق آپ ﷺ کے تین مراتب ہیں۔

پہلا ولایت

دوسرا نبوت

تیسرا رسالت

آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے جو چیز سب سے پہلے پیدا فرمائی وہ میرا نور ہے۔اس طرح یہ بات مسلمہ حقیقت ہے کہ تمام انبیاء علیہ السلام اور اولیاء اکرام سب انوار محمدی ﷺ سے پیدا ہوئے ہیں۔رشد وہدایت کا مقدس فریضہ انجام دینے کے لیئے اولیاء کرام وصوفیا عظام اس دنیا میں تشریف لائے دین کی تبلیغ کے سلسلے میں جو مقام سلسلہ عالیہ قادریہ کے بزرگوں کو حاصل ہے اس کو تاریخ اسلام کبھی فراموش نہیں کرسکتی برصغیر پاک و ہند میں اسلام کی اشاعت ترقی وترویج میں صوفیاء کرام کا گراں قدر حصہ ہے۔

عام لوگ جب مرجاتے ہیں تو انکے اجسام کو مٹی میں کیڑے مکوڑے کھا جاتے ہیں لیکن انبیاء علیہ السلام شھداء صدیقین و صالحین اور اولیاء کرام اپنی زندگی میں بھی حقیقی معنوں میں زندہ رہتے ہیں اور وصال کے بعد بھی زندگی سے

بڑھ کر عزت و تکریم انہیں حاصل ہوتی ہے۔ حضرت شیخ سعدیؒ نے فرمایا اے مسلمان تو خدا کے حکم سے گردن نہ موڑ دنیا کی کوئی بھی چیز تیرے حکم سے منہ نہ موڑے گی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی رفاقت رکھنے والوں میں بڑی طاقت ہوتی ہے اگر وہ چاہیں تو بحکم ایزدی لوگوں کی تقدیریں بدل سکتے ہیں۔

اولیاء اللہ کی شان میں سرکار دو عالم تاجدار مدینہ حضرت محمد ﷺ کی ایک حدیث ہے بر روایت حضرت عمر فاروقؓ کہ فرمایا آپ ﷺ نے "اللہ کے بندوں میں بعض وہ لوگ ہیں جو انبیاء اور شہداء تو نہیں لیکن انبیاء اور شہداء ان کے مراتب پر رشک کریں گے" صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہونگے حضور اکرم نور مجسم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا" وہ وہی لوگ ہوں گے جو بغیر کسی قرابت داری اور دنیاوی تعلقات کے اللہ کی رحمت سے لوگوں میں محبوب ہونگے بس خدا کی قسم ان کے چہرے منور ہونگے اور انہیں کوئی خوف اور غم نہیں ہوگا"۔ اور آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

اَلا اِن اَولیاءَ الله لَا خَوف عَلَیهم وَ لا هم یحزنون

ترجمہ: خبردار! اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے

حضرت سخی سلطان العارفین سلطان باھوؒ فرماتے ہیں یہ فقر فخر محمدی ﷺ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "کنتم خیر امته اخرجت اللناس" (تم تمام امتوں سے بہتر ہو جو پیدا کی گئی ہیں) اور "قم باذنی" مرتبہ حضرت عیسیٰ کا ہے کیوں کہ ان کی توحید مرتبہ لسانی پر تھی اور امت محمدی ﷺ سر سے پیر تک توحید میں غرق ہے اور وہ نہ خدا ہے اور نہ خدا سے جدا ہے۔

جیسے آگ اور چنگاری اور جیسے نمک اور طعام ہر کہ در کان نمک رفت نمک شد۔ جو کچھ نمک کی کان میں پڑا ہو نمک کی تاثیر سے نمک ہی بن جاتا ہے۔ اور جو چیز آگ میں پڑے آگ بن جاتی ہے اور جیسے آب اور شیر۔ یہی حال وحدت

حضرت مولانا رومیؒ نے اولیاء اللہ کی شان کچھ اس طرح بیان فرمائی ہے کہ، "لوح محفوظ ہر وقت اولیاء اللہ کی نگاہ میں رہتی ہے۔ اور ازل سے ابد تک کوئی چیز ایسی نہیں جو لوح محفوظ میں لکھی ہوئی نہ ہو"۔

ایسی ہی با برکت ہستیوں میں سے ایک قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین قطب الاقطاب فخر المشائخ حضرت مولانا فقیر میاں تاج محمد پٹ والے قادری سروری قدس اللہ سرہ العزیز بھی ہو کر گذرے ہیں۔

ولادت:

حضرت فقیر میاں تاج محمدؒ اندازاً ۲ محرم ۱۱۵۵ھ مطابق 9 مارچ 1742ء میں پیدا ہوئے۔

آپ قبیلہ "مہر" سے تعلق رکھتے ہیں جو سماٹ نسل میں ایک بڑا قبیلہ ہے جس کی اکثر آبادی شکارپور، سکھر، گھوٹکی، خیرپور اور سانگھڑ کے اضلاع میں بستی ہے۔

ایک روایت کے مطابق آپ آپس میں سات بھائی تھے۔ آپؒ اپنے بڑے بھائی میاں محمد مبارک کے ساتھ نقل مکانی کر کے پٹ گوٹھ میں آ کر آباد ہو گئے کہاں سے آئے اس کی کوئی مستند روایت نہیں ملتی۔

پٹ گوٹھ:

کندھ کوٹ سے شہدادکوٹ کے علاقوں کے درمیانوالے علائقے سے کسی زمانے میں دریا کا بہاؤ تھا اور کچا بھی تھا اس لیئے یہ علاقہ امراء کی شکارگاہ کے طور پر استعمال میں تھا۔

دریا کے بہاؤ تبدیل ہونے کی وجہ سے آہستہ آہستہ شکار گاہیں بھی اجڑ گئیں اور یہ ایک میدانی خشک اور بنجر علائقہ بن گیا۔

جہاں کہیں کہیں بڑے بڑے ٹیلے بھی ملتے تھے۔ دریا کے چھوڑ جانے سے اس کو "پٹ" یا "میدان" کہا جانے لگا۔

جب فقیر میاں صاحبؒ یہاں آکر آباد ہو گئے تو دو کلومیٹر کے فاصلے پر آباد کلر قبیلے کے لوگ بھی وہاں سے اٹھ کر ان کے قریب آکر آباد ہوئے اس کے بعد احمد پور لیہ سے ''ٹانوری'' قبیلہ بھی نقل مکانی کر کے آکر یہاں آباد ہوا اور بعد میں کلر اور ٹانوریوں کی باہمی رشتیداریاں بھی ہوئیں۔ اس کے بعد آہستہ آہستہ سید ہندو اور دایہ لوگ بھی مختلف جگہوں سے آکر یہاں رہنے لگے۔

متفقہ طور پر فقیر میاں صاحب گاؤں کے نیک مرد کے فرائض انجام دیتے تھے۔ اتنے لوگوں کے آباد ہونے کے بعد وہاں تعلیم و تربیت کی بھی ضرورت محسوس ہوئی جس کے لئے فقیر میاں صاحب نے احمد پور سے آئے ہوئے ٹانوری لوگوں کو کہا کے کوئی استاد عالم تلاش کر کے لائیں جو گاؤں کے لوگوں کو علم کے زیور سے آراستہ کرے تلاش و بسیار کے بعد ان کی ملاقات استاد العلماء حضرت علامہ میاں عبدالحکیم پھنیار سے ہوئی جنہوں نے ان کی گذارش قبول کرتے ہوئے پٹ گوٹھ میں آکر رہنے کی حامی بھرلی آپ اصل میں بہاولپور سے تعلق رکھتے تھے اور پھر اپنے قبیلے پنہیار کے بہت لوگوں سمیت آکر پٹ گوٹھ میں آباد ہوئے فقیر میاں صاحبؒ کے مرتبہ ولایت پانے کے بعد اس گاؤں کا نام میاں جو گوٹھ پڑ گیا اور ابھی تک اسی نام سے مشہور ہے سندھی زبان کا پہلا ادبی مجلہ سندھو بولچند راجپال کی ادارت میں اس میاں جو گوٹھ سے جاری ہوا۔ میاں صاحب کی درگاہ پر جانے کے لئے شکارپور سے ٹھل جانے والے راستے پر سفر کرنا پڑتا ہے جس پر سلطان کوٹ اور ہمایوں وغیرہ بھی آتے ہیں شکارپور سے میاں جو گوٹھ کا فاصلہ 31 کلومیٹر ہے۔ یہاں پر ہائی اسکول ٹیلفون، بجلی، گیس اور R.H.C کی سہولیات موجود ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرشد پاک کے اس شہر کو ہمیشہ آباد رکھے اور مرشدوں کی اولاد کو اپنے فضل و کرم کا حقدار بنائے اور ہمیں انکے فیض سے بہراہ مند فرمائے (آمین)۔

تعلیم:

فقیر میاں صاحب نے بڑی عمر میں تحصیل علم کی ابتدا کی اور حضرت علامہ عبدالحکیمؒ پنہیار کے گاؤں میں آتے ہی آپ نے بھی اپنے ابتدائی اسباق ان سے حاصل کئے۔

حضرت علامہ میاں عبدالحکیم صاحب، سید موسن شاہ جیلانیؒ، خلیفہ سلطان العارفینؒ کے مرید تھے اور انکے سجادہ نشین سید سراج الدین جمال محمدؒ سے دست بیعت تھے۔ ابتدائی فارسی تعلیم پوری کرنے کے بعد استاد کریم کے مشورے پر آپ حضرت قاضی حکیم علامہ نور احمد لسکانی والے کے ہاں مزید تحصیل علم کے لیئے تشریف لے گئے۔ ان کا مدرسہ حضرت حامد محمود مخدوم سید محمد راجن شاہ کے روضہ منور کے قریب دریائے سندھ کے کچے میں آباد ہے۔ حضرت میاں صاحب اسی مدرسے سے فارغ التحصیل ہوئے اور آپ کی دستار بندی ہوئی۔

ذریعہ معاش:

آپ کا ذریعہ معاش کھیتی باڑی کرنا اور ریوڑ پالنا تھا۔

حضرت لسکانی والا کے مدرسے میں دستار بندی کے بعد آپ کو سر درد کی شکایت لاحق ہوئی۔ حکماء اور اطباء کے علاج سے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ آپ کے استاد حضرت لسکانی والا خود بھی بڑے حاذق حکیم تھے مگر کوئی علاج کارگر نہیں ہوا اتفاقاً ایک سلطانی فقیر سیر کرتے ہوئے وہاں آ کر نکلا اور حضرت میاں صاحبؒ کی حالت دیکھ کر بولا کہ آپ کا سر درد کسی جسمانی عارضے یا معدے کی خرابی کی وجہ سے نہیں ہے کہ حکیموں اور طبیبوں کے علاج سے صحیح ہو جائے۔ مگر یہ تو سلطان العارفین حضرت سلطان باہوؒ کے جذب و کشش کی وجہ سے ہے۔ آپ کے لیئے کامل مرشد کا بلاوا آ گیا ہے خوامخواہ خود کو زیادہ ہلکان نہیں کریں دربار سلطانی چلے آئیں انشاء اللہ آپ کے سارے درد دور ہو جائیں گے، دربار سلطانی پر

اے تن رب سچے دا حجرا کھڑیا باغ بہاراں ھو
وچے کوزے وچے مصلے وچے سجدے دیاں تھاواں ھو
وچے کعبہ وچے قبلہ وچے الا اللہ پکاراں ھو
کامل مرشد ملیا باھو اوہ آپے لیسی ساراں ھو

سلطانی فقیر کے کہنے پر آپ مدرسے میں سے ہی دربار سلطان العارفینؒ کیلئے نکل کھڑے ہوئے۔ آپ جب دربار شریف پہنچے تو مزار اقدس کی زیارت کرتے ہی شفایاب ہو گئے اور آپ کا سر درد جاتا رہا اور آپ انہی کے ہو رہے۔

بیعت:

آپؒ کو فیض تو سلطان العارفینؒ کی روحانیت سے سیدھی طور پر ملا اور مزار مبارک سے امانت موصول ہوئی پر اس وقت کے سجادہ نشین حضرت حافظ سلطان محمدؒ کی خدمت آپؒ نے اپنے ظاہری مرشد کی حیثیت سے انجام دی۔

قیام دربار شریف:

مراد پالینے اور بیعت ہو جانے کے بعد آپ تین چار سال تک دربار شریف پر معتکف رہے اور ریاضت اور سلطان العارفینؒ کی فیضِ نظر کی بدولت آپنے مراقبہ حضوری میں کمالیت حاصل کی اتنے برسوں کی ریاضت اور خدمت کے صلے میں سلطان العارفینؒ نے حضرت میاں صاحبؒ کو بھی عارفوں کا استاد بنادیا اور آپ ایک کامل فقیر بن گئے۔

ادھر آپ کے گھر والوں کو فکر لاحق ہوئی تو آپ کے بڑے بھائی میاں محمد مبارک آپ کو ڈھونڈتے ہوئے ملتان سے ہوتے ہوئے دربار سلطانی پر پہنچے اور آپ کو گھر واپس چلنے کا کہا تو سلطان العارفینؒ نے آپ کو ارشاد فرمایا کہ فقیر اپنے بھائی کو کہہ دیں کہ ابھی آپ کو کچھ عرصہ یہیں قیام کرنا ہے اور بعد میں گاؤں واپس جانا ہے۔ مرشد کے فرمان کے مطابق آپ نے ایسا ہی کیا اور اپنے بھائی کو واپس

گاؤں بھیج دیا۔ کچھ عرصہ کے بعد آپ کو بھی گھر جانے کی اجازت مل گئی۔ اس مرتبہ واپس آنے والا تاج محمدؒ ایک کامل فقیر تھا جس نے آنے کے بعد سب سے پہلا کام یہ کیا کہ گاؤں کے نیک مردی کی ''پگ'' اپنے استاد علامہ عبدالحکیم پنہیار کو پہنائی اور خود گاؤں کی جامع مسجد میں معتکف ہو گئے اور وہیں ایک گوشے میں مراقبہ کیئے سر سینے پر رکھ کے دم بخود رہے۔

ایہہ تن میرا چشماں ہووے میں مرشد ویکھ نہ رجاں ھوٗ

لوں لوں دے مُڈھ لکھ لکھ چشماں ہک کھولاں ہک کجاں ھوٗ

اتنیاں ڈٹھا صبر نہ آوے ہور کتھے ول بھجاں ھوٗ

مرشد دا دیدار ہے باھوٗ لکھ کروڑاں حجاں ھوٗ

حضرت فقیر میاں صاحبؒ چار پانچ مرتبہ حضور فیض گنجور یعنی اپنے کامل مرشد حضرت سخی سلطان باھوٗؒ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ آخری مرتبہ حضرت میاں صاحبؒ نے بڑھاپے میں جا کر دربار شریف پر حاضری دی تو ان کو مزار اقدس سے حکم ہوا کہ اب تم پر یہاں آنے کے کشالے معاف ہوئے۔ اب تم حضرت خلیفہ مخدوم محمد صدیقؒ مہیسرے والے کے مکان (آستانے) پر جایا کریں باقی جو کچھ تمہارے نصیب میں ہے وہیں تمہاری مدد کی جائے گی اور وہیں عنایت ہوتی رہے گی پھر حضرت فقیر میاں صاحبؒ اس کے بعد حضرت مخدوم صاحبؒ مہیسرے والے کی مزار شریف پر جاتے رہے اور فیض حاصل کرتے رہے۔ حضرت فقیر میاں صاحبؒ نے حضرت مخدوم محمد صدیقؒ کو بھی اپنا پیشوا قرار دیا ہے یہاں تک کے آج تک حضرت فقیر میاں صاحبؒ کی اولاد بھی حضرت مخدوم صاحبؒ مہیسرے والے کی مزار شریف کی زیارت لازمی جانتے ہیں اور انکے ازحد معتقد ہیں نذر نیاز پیش کرتے اور خدمت بجالاتے رہتے ہیں۔

مرشد کی محبت:

صاحب مناقب سلطانی فرماتے ہیں کہ ایک بار انکے والد بزرگوار حضرت سلطان غلام باھوؒ نے بتایا کہ، اے فرزند مولوی میاں تاج محمدؒ کے حالات نہایت اعلیٰ پائے کے ہیں جب تمہارے جدِ امجد نے فرمایا کہ بیٹا اتنے فقیر اور اُونٹ لیکر واسو آستانہ گاؤں میں جاؤ وہاں پانی کم ہو گیا ہے اس میں کوٹھی بنائی جائے۔ میں نے ایسا ہی کیا جب باگڑ کی لکڑیاں دریافت کیں تو معلوم ہوا کہ فلاں کنویں میں بیکار پڑی ہوئی ہیں انہیں کھینچ کر نکال لو۔ جب ہم اس کنویں پر پہنچے تو غوطہ لگا کر چاروں لکڑیوں کو چار رسوں سے باندھا جب پانی کی سطح پر آئیں تو ان رسوں کو باہر درختوں سے باندھ دیا تا کہ ایک ایک کر کے نکال لی جائیں۔ اس کام میں شام ہو گئی چونکہ جلدی تھی اس لئے میں نے مولوی میاں تاج محمد کو کہا کہ جلدی آؤ اور اس چوتھی لکڑی کی رسی کو کھینچ کے اچھی طرح تھامے رہو۔ میرا خیال تھا کہ جب تین رسیاں باندھ لی جائیں گی تو پھر اس چوتھی رسی کو بھی باندھ لیں گے اور رات اپنے اپنے مکانوں میں بسر کر کے صبح ان لکڑیوں کو نکال کر اونٹوں پر لا دیا جائے گا۔ اور اس طرح پھر دوسرے دن کنویں میں اترنا نہیں پڑے گا۔ القصہ ہم فارغ ہو کر سوار ہوئے اور ساتھیوں کو ساتھ لیا لیکن مولوی میاں تاج محمدؒ بدستور رسی تھامے رہا اس کو ساتھ لینا میں بھول گیا۔ جب ہم مکان پر پہنچے اور ایک ایک ساتھی کو دیکھا تو مولوی میاں تاج محمدؒ کو نہ دیکھا میں نے ہمراہیوں سے پوچھا کہ مولوی میاں تاج محمدؒ کہاں ہے؟ تم نے اسے کہیں دیکھا ہے؟ ایک فقیر نے کہا کہ اب مجھے یاد آیا! کہ میاں صاحبؒ، وہ تو چوتھی رسی کو تھامے کھڑا تھا۔

میں نے اسی وقت گھوڑا لوٹایا اور کنویں پر پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ مولوی میاں تاج محمدؒ دونوں ہاتھوں سے رسی کو اچھی طرح پکڑے ہوئے اور آنکھیں مراقبہ کے لئے بند کیئے ہوئے اپنے خیال میں مست کھڑا ہے میں نے گھوڑے

سے اتر کر اس کے ہاتھوں سے رسی لی اور درخت سے باندھی اور اسے (مولوی صاحب) ساتھ لیا۔ میں نے پوچھا کہ تاج محمد! جب ہم چلے تھے تو تم نے کیوں نہ کہہ دیا کہ یہ رسی کسی درخت سے باندھ کر مجھے بھی ساتھ لے چلو؟ اس نے کہا مجھے رسی تھام کر کھڑے رہنے کا حکم تھا میں کیوں کر کوئی بات منہ سے نکال کر حکم عدولی کر سکتا تھا۔

سبحان اللہ! مولوی صاحب کیا ہی صاحب وجد، صاحب استقامت اور سچے معتقد اور جان قربان کرنے والے تھے۔

منقول ہے کہ مولوی میاں تاج محمدؒ صاحب معاش کے لیے ریوڑ پالا کرتے تھے تھوڑا سا دودھ بیچ کر روٹی کے واسطے غلہ خرید لیتے اور باقی راہ خدا میں فی سبیل اللہ لوگوں کو پلا دیتے اسی ریوڑ کو عموماً بذات خود چراتے تھے اور جب بھیڑیں چرا کر واپس آتے تو ایندھن کے لئے لکڑیوں کا گٹھا سر پر اٹھا کر لاتے۔

ایک روز کا ذکر ہے کہ بچے راستے میں کھڑے تھے۔ انہیں معلوم تھا اور سنا ہوا تھا کہ اگر کوئی شخص مولوی صاحبؒ کو یہ بات کہہ دے کہ تم اپنے مرشد کے نام پر یہ کام کرو تو مولوی صاحب میاں تاج محمدؒ اسی وقت اس کام میں مشغول ہو جاتے۔ بس بچوں نے کھیل کے طور مولوی صاحب سے کہا میاں تاج محمد! اپنے مرشد سلطان باھوؒ کے نام پر اس تالاب میں غوطہ لگائیں۔

حضرت میاں صاحبؒ نے وجد میں آکر ایندھن کا گٹھا سر سے اتار کر پھینک دیا اور تالاب میں غوطہ لگایا جب ایک دفعہ غوطہ لگا چکے تو پھر بچوں نے کہا کہ اپنے مرشد کے نام پر ایک غوطہ اور لگائیں۔ آپ نے پھر غوطہ لگایا بچوں نے کھیل سمجھ کر بار بار کہنا شروع کر دیا اور آپ نے بھی غوطے لگانے شروع کر دیئے۔ بچوں کو یہ بڑا عجیب کھیل ہاتھ آیا۔ دیر تک ایسا کرتے رہے خدا معلوم کتنی مرتبہ غوطے لگا چکے۔ اتنے میں ایک شخص ادھر آ نکلا کیا دیکھتا ہے بچے اس

کھیل میں مشغول ہیں اور حضرت میاں صاحبؒ غوطے لگا رہے ہیں۔ اس نے بچوں کو ڈانٹا کہ اس کام سے باز آؤ اب میاں صاحبؒ کو تکلیف نہ دینا کیوں کہ تمہاری بے ادبی کی انتہا ہو چکی ہے۔ اس نے لڑکوں کو بٹھایا۔

حضرت میاں صاحبؒ کے کپڑے نچوڑے اور ان کا گٹھا اور ریوڑ ان کے مکان پر پہنچائے۔ آپ کا یہ حال جہاں میں بطور قصہ مشہور ہوگیا۔

شعر کشتگانِ خنجر تسلیم را

ہر زماں از غیب جانے دیگر است

ترجمہ: تسلیم کے خنجر کے مقتول کو ہر گھڑی غیب سے اور ہی جان حاصل ہوتی ہے۔

احمدا تا گم نہ گردی ہوش دار

کیں جرس را کاروانے دیگر است

اے احمد! خبردار جب تک تو گم نہ ہو جائے منزل مقصود پر نہیں پہنچے گا کیونکہ اس جرس کا قافلہ اور ہی ہے۔

روحانی منزلت

آپ ایک عالم، کامل فقیر، ہادی اور مکمل صوفی تھے۔ جس کی گواہی نور دیدہ باہوؒ، صاحب مناقب سلطانی حضرت سلطان حامدؒ ان الفاظ میں دے رہیں ہیں۔

حضرت مولوی میاں تاج محمدؒ کی خدمت میں جو بھی آتا تھا اسے ایک ہی نگاہ سے دریائے توحید میں مستغرق کر دیتے۔ مجھے بھی مولوی میاں تاج محمدؒ کی زیارت کرنے اور میاں صاحبؒ سے فیض حاصل کرنے کا شوق ہوا۔ اس غرض کے لیے میں نے اپنے مرشد و والد بزرگوار سے اجازت کی درخواست کی آپ نے فرمایا کہ ہاں بیٹا! اگر مولوی میاں تاج محمدؒ کے پاس جاؤ تو وہ تمہیں مراقبے کا علم ضرور سکھائیں گے۔ میں دل میں خوش ہوا۔ اتنے میں حضرت مولوی میاں

تاج محمدؒ صاحب کی خدمت سے فقیروں کی ایک جماعت خانقاہ مقدس میں آئی اور حضرت سلطان باھوؒ قدس سرہ العزیز سے فیض یاب ہو کر رخصت ہوئی۔ میں نے اپنے بارے میں ذکر کیا اور پیغام دیا۔ بعد میں، جبکہ میں ابھی حصول علم مراقبہ اور فیض کی خاطر گوٹھ پٹ میاں صاحب تیار ہی ہو رہا تھا کہ ایک اور جماعت میاں تاج محمدؒ صاحب کے فرزند میاں محمد ہاشمؒ کے ساتھ دربار سلطانی میں فیض حاصل کرنے آئی۔ جب میاں محمد ھاشمؒ آئے میں نے دیکھا کہ ان کی ہڈیوں پر چمڑا ابھی خشک ہو گیا تھا۔

حالانکہ ابھی شروع جوانی میں تھے اور سبزے کا آغاز تھا۔ آپ ہر وقت سینے پر سر رکھے رہتے اور مراقبے میں مستغرق رہتے میں عصر کی نماز کے وقت خانقاہ مقدس کی جامع حضوری میں اُن سے ملا تو وہ میرے پاؤں پر گر پڑے اور نہایت جذبہ اور شوق سے زار زار رونے لگے۔ جب میں نے خیریت پوچھی تو عشق الاہی کے درد کی کثرت کے سبب میاں محمد ھاشمؒ کی آواز نہ نکلی صرف نہایت ہی نرم آواز میں الحمداللہ کہا آنکھوں سے آنسوں کی رو جاری تھی۔

بعد ازاں ایک دفعہ جب میں مسجد میں آیا تو اس وقت محمد ھاشمؒ صاحب حجرہ خلوت میں تھے۔ ان کے درویشوں فقیروں سے حال پوچھا کہ کیا میں نے جو حضرت مولوی میاں تاج محمد علیہ رحمتہ کی زیارت کا ارادہ کیا ہے اس کی اطلاع مولوی میاں تاج محمد صاحبؒ کو کسی نے دی ہے۔ درویشوں نے کہا کہ یا حضرت! ہم سے پہلے جو درویش آئے تھے اور خانقاہ مقدس کی زیارت کر کے اور فیض حاصل کر کے گئے تھے تو ہمارے مرشد حضرت مولوی میاں تاج محمد علیہ رحمت کی خدمت میں پہنچے اور آپ کا اشتیاق زیارت ظاہر کیا تھا تو میاں صاحبؒ سنتے ہی زار و زار رونے لگا اور نہایت شوق سے جذبہ میں آکر اپنے کامل مرشد حضرت سلطان العافین سلطان باھوؒ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت صاحبزادہ سلطان

حامد صاحب کو اپنے حضور کی مراد کو وہیں پورا کریں تا کہ انہیں یہاں آنے کی تکلیف نہ ہو۔

نصیب چناں بود روز ازل
کہ داغ بدل بے برم در لحد

(روزِ ازل ہی میں میرا نصیبہ تھا کہ میں قبر میں دلی داغ لے جاؤں)

مراد ر د یست اند رول اگر گویم زبان سوزد
وگر دم در کشم ترسم کہ مغز استخواں سوزد

(میرے دل میں ایسا درد ہے کہ اگر کہوں تو زبان جلتی ہے اور اگر خاموش رہوں تو ڈر ہے کہ کہیں ہڈیوں کا مغز نہ جل جائے)۔

اولاد:

آپ کو ایک ہی فرزند حضرت فقیر میاں محمد ہاشمؒ تولد ہوئے جو کامل عاشق اور مستغرق فی دریا وحدت تھے اکثر وقت گریہ میں گذارتے یا مراقبے میں رہتے۔

وصال:

ہمارے مرشد کامل حضرت فقیر میاں تاج محمد مہر فقیر پٹ دھنیؒ تاریخ ۲۷ جمادی الاول ۱۲۶۶ھ مطابق 19 اپریل ۱۸۵۰ء کو واصل حق ہوئے۔

خدمات:

آپ نے اپنے ہاتھ سے قرآن پاک کا ایک قلمی نسخہ بمعہ فارسی ترجمہ، کتابت کیا جو مشک وزعفران سے لکھا ہوا ہے۔ اور اس وقت بھی با حفاظت موجود ہے۔

کرامات:

(۱) حضرت فقیر میاں تاج محمدؒ نماز جمعہ کی ادائیگی کیلئے اپنے پہلے

استاد حضرت میاں عبدالحکیم پنہیارؒ کی جامع مسجد میں جاتے تھے میاں صاحبؒ کے وصال کے بعد انکے شاگرد رشید اور عزیز مولانا محمود الحسن پنہیار اسی مسجد کے پیش امام بنے اور سلسلہ درس وتدریس جاری رکھا جب کبھی خطبہ میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کا نام آتا تو حضرت فقیر میاں تاج محمدؒ سے اسم ذات اللّٰھو کی ضرب نکل جاتی اور حاضرین پر لرزہ طاری ہو جاتا۔دو چار جمعے تو مولوی محمود الحسن نے یہ مشاھدہ کیا آخر کار ایک جمع کو درخواست کی کہ فقیر سائیںؒ ہمیں بھی کسی مرد مجاھد اللہ والے کا پتا بتائیں اس پر مرشد کریم حضرت فقیر میاں تاج محمدؒ نے فرمایا اچھا یہی بات اگلے جمعے کو یاد دلائیے گا۔ جب جمعہ کا دن آیا تو بعد نماز جمعہ مولوی محمود الحسن نے مرشد کریمؒ کو وہی درخواست کی آپؒ نے مولوی محمود الحسن کو اپنا دست بیعت کیا اور ایسی توجہ فرمائی کہ وہ کامل چھ ماہ مجذوب بنا رہا ظاہری احکام شریعت بھول گیا اور چھ ماہ تک جنگلوں میں گھومتا رہا۔اس عرصہ کے بعد مرشد کامل حضرت فقیر میاں تاج محمدؒ نے پھر مولوی صاحب پر توجہ کی اور فرمایا کہ چھ ماہ چلا پورا ہوا اور مولوی المحمود الحسنؒ صاحب حضوری بن گیا۔

(۲) درگاہ عالیہ حضرت فقیر میاں تاج محمد مہر فقیرؒ کے قریب ایک پرانہ کنواں ہے جو مرشد کریمؒ نے اپنی زندگی ہی میں کھدوایا تھا۔ایک بار دربار عالیہ سلطان العارفینؒ پر چاہ غوثیہ سے پانی نکال رہے تھے کہ آپ کا لوٹا وہیں کنویں میں گر گیا، جب واپس میاں جو گوٹھ اپنے آستانے پر پہنچے تو اپنے ہی کنویں سے پانی نکالتے ہوئے وہ دربار عالیہ پر گم کیا ہوا لوٹا انہیں واپس مل گیا۔آپ نے فرمایا الحمدللہ ہماری درگاہ کے کنویں کا سرچشمہ دربار سلطان العارفین پر موجود غوثیہ کنویں کے سر چشمہ سے مل کر دربار عالیہ غوث الاعظم حضرت پیران پیرؒ پر موجود کنویں کے سر چشمہ آب زم زم سے منسلک ہے۔ جو بھی مریض ہمارے آستانے پر آئے گا اس کنویں میں سے پانی پیئے گا اسی کے پانی سے نہائے گا اور آستانے کے خالی مٹکے

بھرے گا تو اس کو اللہ تعالیٰ سے طفیل ذات اقدس حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ شفا دلانے کا ذمہ میرا ہے آج تک بہت سے مریض آتے ہیں اور شفایاب ہوتے جاتے ہیں۔

(۳) ایک بار مرشدِ کریم حضرت فقیر میاں تاج محمدؒ اپنے فقراء کے ساتھ مجلس کر رہے تھے کہ علاقہ رُک کے خروس قبیلے کے چار پانچ بلوچ لوگ آکر حاضر خدمت ہوئے۔اور عرض کیا کہ قبلہ چور ہماری بھینسیں نکال کر لے گئے ہیں اور پاؤں کے نشانات سلطان کوٹ کے آس پاس آکر گم ہو گئے ہیں۔ سلطان کوٹ والوں نے مشورہ دیا کہ فقیر میاں صاحبؒ سے دعا کروائیں انشاء اللہ مشکل حل ہو جائے گی۔ آپ انکی باتیں سن کر کچھ دیر کیلئے خاموش ہو گئے دعا مانگنے کے بعد فرمایا "واپس جاتے ہوئے تمہیں تمہاری بھینسیں مل جائیں گی" رات درگاہ پر گذارنے کے بعد جب وہ صبح کو واپس ہوئے تو ابدال نہر کے قریب انہیں اپنی بھینسیں گھاس چرتی ہوئی نظر آئیں۔ جنہیں لے کر وہ گاؤں چلے گئے اور بعد میں واپس آکر میاں سائیںؒ کی ارادت مندی میں داخل ہو گئے۔

معاصرین

جس وقت فقیر میاں تاج محمدؒ پٹ والے اپنے آستانے پر معرفت کے موتی لٹا رہے تھے۔ اس وقت ہندو سندھ میں مندرجہ ذیل فقراء و بزرگان بھی محمدی مشن کی تکمیل کے لئے کام کر رہے تھے۔

۱	سلطان غلام باھوؒ	دربار سلطان العارفین
۲	پیر محمد راشد روضے دھنیؒ	پیر جو گوٹھ
۳	پیر صبغت اللہ شاہ تجر دھنیؒ	پیر جو گوٹھ
۴	پیر علی گوھر شاہ اصغرؒ	پیر جو گوٹھ
۵	سخی قبول محمد اولؒ	شاہ درازا

٦	سچل سرمستؒ	شاہ درازا
٧	سید محمد صالح شاہ ثانیؒ	لوء صاحبان گھونکی
٨	سید مبارک شاہ ثانیؒ	لوء صاحبان گھونکی
٩	صوفی فضل اللہ داتا قلندرؒ	میراں پور جھوک
١٠	فقیر دریا خانؒ	کنڈری
١١	فقیر غلام علی اول بن روحل فقیرؒ	کنڈڑی
١٢	فقیر نانک یوسفؒ	اگڑا، خیر پور
١٣	خواجہ عبدالحی نقشبندیؒ	نوشہرو فیروز
١٤	خواجہ خدا بخش کوریجہؒ	کوٹ مٹھن
١٥	خواجہ محمد سلمان تونسویؒ	تونسہ
١٦	شاہ غلام علی دہلویؒ	دہلی
١٧	خواجہ محمد زمان ثانیؒ	لواری شریف
١٨	صدیق فقیر سومرؒو	صوفی فقیر عمر کوٹ

مرید اور خلفاء:

حضرت قبلہ فقیر میاں تاج محمدؒ کے دست مبارک پر بہت سے طالبانِ حق واصل ہوئے۔ لیکن حالات و مناقب کی وقت کیساتھ قلم بندی نہ ہونے کے سبب چند نام ہی مل سکے ہیں۔

(١) خلیفہ اکبر، واقفِ اسرارِ رحمان، غوث الزمان، فقیر بینظیر حضرت سید قلندر علی شاہ بخاری پکھی دھنیؒ

(٢) حضرت خلیفہ رحیم ڈتہ صاحبؒ

(٣) حضرت فقیر نوح ڈکھنؒ

(٤) حضرت علامہ فقیر میاں محمود الحسن پنہیارؒ

(۵) حضرت فقیر محمد اسحاق سومروؒ

(۶) حضرت فقیر میاں محمد عالم خان پٹھانؒ

(۷) مائی شاہ جہاں پٹھانؒ۔

آپ کے فیض یافتہ فقیروں میں سے حضرت فقیر سید قلندر علی شاہ کپھی دھنیؒ نے وہ مقام پایا کہ ایک عالم آپ سے فیض حاصل کیا۔ اور آپ ہی کی ذات بابرکات سے قادری سروری طریقے میں ایک نئے خانوادے ''قادری سروری قلندری'' کا اجراء ہوا در اصل اس خانوادے میں سندھ کے اصلی فقر اور اسلامی تصوف میں بڑی حد تک ہم آہنگی پیدا کی گئی اور قادری سروری طریقے میں اصلی سندھی فقر کے اجزاء، عشق، بھگتی اور رقص وغیرہ کی آمیزش کی گئی حضرت قلندر علی شاہ کپھی دھنیؒ سے شروع ہونے والے اس خانوادے میں بہت سے بڑے فقراء کامل گزرے ہیں اور سندھ کی عوام کی ایک بڑی تعداد نے ان سے اکتساب فیض کیا۔ اسی خانوادے سے صوفی شاعری نے سندھ میں نئے اصطلاح اور مفاہیم اخذ کیئے اور سندھی ادب و شاعری میں قابل قدر اضافہ کیا۔

اس لئے ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ یہاں پر حضرت فقیر سید قلندر علی شاہ بخاری کپھی دھنیؒ کا مختصر تذکرہ مع انکے طالبان و مریدان کیا جائے۔

❀❀❀❀

باب دوم
حضرت فقیر داتا سید قلندر علی شاہ بخاریؒ قادری سروری
(۱۲۲۴ھ-۱۳۳۴ھ/۱۸۰۸ء- ۱۹۱۶ء)

آپ سندھ ، بلوچستان کے مشہور بزرگ حضرت عبدالکریم شاہ بخاریؒ دھپال والے کی اولاد میں سے ہیں۔ آپ کی ولادت ابڑوں کی شوری کچھی بلوچستان کے قریب سید نور شاہ بخاریؒ کے گھر 1808 مطابق ۱۲۲۴ھ میں ہوئی اوائل عمر سے مائل بہ فقیری تھے آخر کار تلاش مرشد میں دربار سلطان العارفینؒ پر جا پہنچے اس سفر میں انکے والد صاحب حضرت پیر نور شاہ بخاریؒ بھی انکے ہمراہ تھے۔

دربار شریف سے انہیں اذن ہوا کہ بیگاری کنال کے شمال میں میاں جو گوٹھ ہے وہاں پر حضرت فقیر میاں تاج محمد پٹ دھنیؒ رہتے ہیں آپ کا نصیب اسی کے پاس ہے جاکر امانت لے لیں۔

آپؒ اپنے والد صاحب کے ہمراہ گھوڑے پر سوار ہو کر بیگاری کے ساتھ آنے لگے تو دور سے ہی دیکھا کہ حضرت فقیر میاں تاج محمد سائیںؒ بکریاں چرا رہے ہیں اسی مقام سے فقیر داتا قلندرؒ نے اپنے والد صاحب سے رخصت لی اور انہیں واپس گاؤں بھیج دیا۔ خود گھوڑے پر سے اتر کر پیدل چلتے ہوئے مرشدِ کریم حضرت فقیر میاں تاج محمدؒ سے ملاقات کی اور پیروں کو چھونے کی کوشش کی تو حضرت میاں سائیںؒ نے انہیں جلدی سے اوپر کھینچ کر اپنے سینے سے لگا لیا۔ اس کے بعد آپؒ سے اسم شریف دریافت کیا تو آپ نے صرف فقیر قلندر علی بتایا۔ حضرت فقیر میاں تاج محمدؒ اپنے ریوڑ اور مہمان فقیر کو ساتھ لے کر ڈیرے پر واپس آگئے۔ رات کے وقت فقیر قلندر علیؒ حضرت فقیر میاں صاحبؒ کی ٹانگیں دبانے لگے۔ سردی کا موسم تھا انہیں خیال آیا کہ کیوں نہ رضائی کے اندر ہاتھ ڈال کر

میاں صاحبؒ کی ٹانگیں دباؤں اس سے زیادہ آرام ملے گا۔ جیسے ہی ہاتھ اندر رضائی میں ڈالے تو ایسے لگا جیسے ٹانگوں کی جگہ دو لکڑیوں کو دبا رہا ہوں ہاتھ باہر کر کے رضائی کے اوپر سے دبانے لگا تو پھر انسانی ٹانگیں محسوس ہوئیں یہ آزمائش ایک سے زائد بار کر کے دیکھ لی۔ نماز فجر کے بعد حضرت فقیر میاں تاج محمدؒ نے انہیں مخاطب کیا اے سید قلندر علی شاہ! آپ نے کل مجھے صرف آدھا نام بتایا اگر پورا بتا دیا ہوتا تو ایک رات کا انتظار بھی نہ کرواتا۔ میں فقیر کہاں سے ایک سید اور آل رسول ﷺ سے ٹانگیں دبوا سکتا ہوں۔

اس کے بعد فقیر سید قلندر علی شاہؒ نے مرید بننے کی خواہش ظاہر کی تو آپؒ نے پہلی نگاہ سے انہیں جام عشق نوش کروایا ضروری ہدایات دینے کے بعد فرمایا کہ مجھے سلطان العارفینؒ نے پٹ کا دھنی (مالک) بنایا ہے آج ہم تمہیں پکھی کا مالک (پکھی دھنی) بناتے ہیں۔ وہ دن آج کا دن آپ پورے پاکستان میں قلندر شاہ پکھی دھنیؒ کے نام سے جانے جاتے ہیں۔

حضرت فقیر قلندر علی شاہ بخاریؒ پر اپنے مرشد کی طرف سے یہ ڈیوٹی تھی کہ آپ جب بھی آئیں گے اپنے ساتھ لکڑیاں لائینگے۔ آپؒ نے حسب الارشاد یہ خدمت برسہا برس انجام دی۔ آپ اپنے ساتھ پکھی سے لکڑیاں بیل گاڑیوں پر لاتے اور جب بیگاری کھال کے قریب پہنچتے تو ایک گٹھا اپنے سر پر اٹھا لیتے۔ ضعیف العمری میں جب بیل گاڑیاں لکڑیوں سے بھر لاتے تو خود محافے میں آتے اور ایک لکڑی اپنے سر پر رکھ کر لاتے ادب کا یہ عالم دیکھ کر آخر درگاہ عالیہ میاں صاحبؒ کے دوسرے سجادہ نشین حضرت فقیر میاں جان محمدؒ نے آپؒ اور آپ کی اولاد پہ یہ خدمت معاف فرما دی۔

امانت عشق حاصل کرنے کے بعد آپؒ واپس سیدوں کے گاؤں متصل ابڑوں کی شوری ضلع پکھی بلوچستان واپس چلے گئے سندھ اور بلوچستان کے بہت

سے طالبانِ حق آپکے دست مبارک پہ واصل بالحق ہوئے۔ اسی دن سے اس گاؤں کا نام ''موضع قلندر شاہ'' پڑ گیا۔

آپ کو صرف ایک فرزند سید میاں محمد بخش شاہ المعروف پیر میاں نور شاہ بخاری ثانیؒ تولد ہوئے جو آپ ہی کی زندگی میں 10 محرم ۱۳۱۳ھ میں وصال کر گئے آپؒ نے ان کے مزار کے چوگرد لکڑی کا کٹھوار رکھوایا اور اوپر ایک گنبد بھی تعمیر کروایا۔ بعد از وصال آپؒ کو بھی اسی روضے میں اپنے فرزند کے ساتھ جگہ دی گئی۔

آپؒ کی صلبی اولاد تو نہ رہی لیکن اس کی کمی اس طرح پوری ہوئی کہ آپؒ کی روحانی اولاد آپ کی زندگی ہی میں بہت بڑھ گئی اور یہ مثال تاریخ تصوف میں بہت کم دیکھنے کو ملتی ہے کہ ایک بزرگ کا خلیفہ اس کا خلیفہ، اس کا خلیفہ اور اس کا خلیفہ ایک ہی زمانے میں موجود ہوں اور سبھی صاحب درجات وصاحب ارشاد ہوں اور سب سے ایک الگ مسند حزین ہو۔ یعنی پانچ پشت سلسلہ طریقت کاملہ جاری وساری رہے۔

مجھے تو اس قسم کی دوسری مثال دیکھنے کو نہیں ملی یہ صرف قادریہ سروریہ قلندریہ طریقے کی برکت ہے۔ داتا قلندر شاہ بھی دھنیؒ کی روحانی اولاد کا شجرہ اس طرح ہے۔

حضرت داتا قلندر علی شاہ بخاری کبھی دھنی
حضرت المعروف فقیر عاشق
جمل کمسی
حضرت فقیر علی نواز ابڑو
ابن صوفی وریل فقیر ابڑو
حضرت سید صاحب ڈنہ شاہ
وستی عنایت شاہ
حضرت صوفی وریل فقیر ابڑو
ڈہل ابڑو
حضرت فقیر غلام حیدر
ماڑی والا شکار پور
حضرت نظر محمد فقیر
ہمایوں، شکار پور
عنایت علی شاہ
حضرت صوفی انور شاہ جہان پور
حضرت فقیر قلندر شاہ جیلانی
بنی شاہ وگن
حضرت فقیر غلام قادر گل ابڑو
نائچ لاڑکانہ
صوفی وریل ثانی
صوفی حضور بخش
شائق فقیر عمرانی
سخی سکن علی شاہ
صوفی محمد دل فقیر
گدا فقیر قسیم
فقیر نور حسین ابڑو
فدا حسین ابڑو
سید سخاوت علی شاہ
صوفی ستار ڈنہ شاہ
صوفن شاہ
فقیر حاکم علی
فقیر گدا حسین
صوفی کوثر علی شاہ
سید گلاب شاہ
لطف علی فقیر
سید اسماعیل شاہ
فقیر بخش علی ابڑو
امام علی شاہ
منور علی
مظفر علی
فقیر شیر محمد شاہ جیلانی
فقیر صابر علی ساغر ابڑو (راقم الحروف)

حضرت داتا قلندر علی شاہ پکھی دھنیؒ کا وصال ۶ ربیع الثانی ۱۳۳۴ھ مطابق ۱۱ فروری 1916ء کو ہوا اور اس وقت تک صوفی غمدل فقیر (1876-1972) بھی صاحب نسبت وفقر ہو چکے تھے۔

داتا قلندر شاہؒ کو دو بھائی تھے ایک سید پہلوان شاہؒ اور دوسرے سید قطال شاہؒ انہی سے درگاہ عالیہ پکھی دھنیؒ کی سجادگی کا سلسلہ چل نکلا جہاں آجکل حضرت پیر سید غلام شاہ بخاری ثانی دامت برکاتہ سجادہ نشین ہیں۔ اسی طرح سجادگی کا سلسلہ کچھ اس طرح بنتا ہے۔

پیر سید نور شاہ بخاریؒ

داتا قلندر شاہ پکھی دھنیؒ	(۱) فقیر سید پہلوان شاہؒ	پیر قطال شاہؒ
سید محمد بخش شاہؒ	(۲) پیر سید علی گوہر شاہ	پیر غلام شاہ بخاری
(لاولد)	(۳) پیر سید اشرف علی شاہ	(۴) پیر میاں چھل شاہ بخاری
	(لاولد)	(۵) حضرت پیر سید غلام شاہ ثانی موجودہ گادی نشین

سید اشرف علی شاہ ثانی — سید غوث علی شاہ بخاری

❀❀❀❀
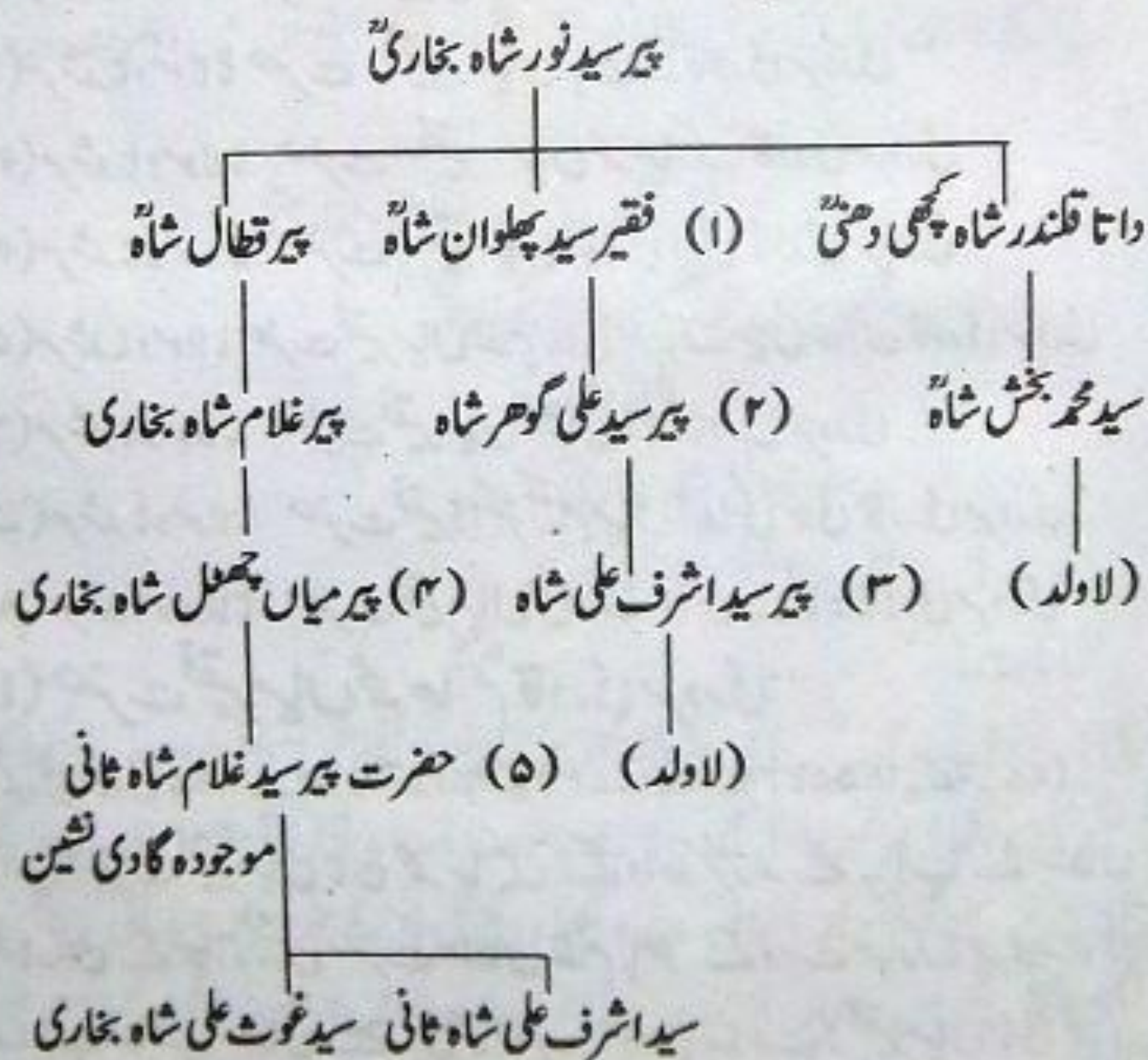
باب سوم
سجادگان درگاہ عالیہ
حضرت فقیر میاں تاج محمد پٹ دھنیؒ

حضرت فقیر میاں تاج محمد پٹ دھنیؒ کو صرف ایک فرزند حضرت فقیر میاں محمد ہاشمؒ تھے جن سے سجادگی درگاہ عالیہ پٹ دھنیؒ کا آغاز ہوا۔ علی الترتیب حضرات سجادگان اس طرح ہیں۔

(۱) مرشدنا و مولانا حضرت فقیر میاں محمد ھاشمؒ قادری سروری
(۲) مرشدنا و مولانا حضرت فقیر میاں جان محمدؒ قادری سروری
(۳) مرشدنا و مولانا حضرت فقیر میاں محمد مبارکؒ قادری سروری
(۴) مرشدنا و مولانا حضرت فقیر میاں عبدالحی اولؒ قادری سروری
(۵) مرشدنا و مولانا حضرت فقیر میاں غلام سبحانی المعرف میاں حاجنؒ قادری سروری
(۶) مرشدنا و مولانا حضرت فقیر میاں مشتاق احمدؒ قادری سروری
(۷) مرشدنا و مولانا حضرت فقیر ڈاکٹر حکیم میاں عبدالحیؒ ثانی قادری سروری
(۸) مرشدنا و مولانا حضرت فقیر میاں علی رضا دامت برکاتہ قادری سروری

(۱) حضرت فقیر میاں محمد ھاشمؒ قادری سروری:

(۷ ربیع الاول ۱۱۸۷ھ ـ ۱۲ ذوالقعد ۱۲۷۱ھ / ۱۷۷۳ـ۰۵ـ۲۹ تا ۱۸۵۵ـ۰۷ـ۲۷)

آپ حضرت فقیر میاں تاج محمد سائیںؒ کے واحد فرزند تھے۔ آپ نے سلطان العارفین کے سجادہ نشین حضرت سلطان غلام باھوؒ کے دست مبارک پر بیعت کی صاحب مناقب سلطانی لکھتے ہیں کہ حضرت مولوی صاحب (فقیر میاں تاج محمدؒ) نے اپنے فرزند محمد ہاشمؒ کو فقیروں کی ایک جماعت کے ساتھ خانقاہ کے حضور میں فیض حاصل کرنے کی خاطر بھیجا جب میاں محمد ھاشمؒ آئے تو میں نے دیکھا کے ان کے بدن کی ہڈیوں پر چمڑا بھی خشک ہو گیا تھا حالانکہ ابھی شروع جوانی

میں تھے اور سبزے کا آغاز تھا آپ ہر وقت سینے پر سر رکھے رہتے اور مراقبے میں مستغرق رہتے۔ میں عصر کی نماز کے وقت خانقاہ مقدس کی حضوری جامع مسجد میں ان سے ملا وہ میرے پاؤں پر گر پڑے اور نہایت جذبہ اور شوق سے زار و زار رونے لگے جب میں نے خیریت پوچھی تو عشق الاہی کے درد کی کثرت کے سبب ان کی آواز نہ نکلی صرف نہایت ہی نرم آواز میں الحمد اللہ کہا۔

آپ کو اولاد میں دو فرزند ہوئے پہلے حضرت فقیر میاں جان محمدؒ اور دوسرے حضرت فقیر میاں تاج محمد ثانی المعروف میاں بڈھرڈؒ۔

آپ کے دست مبارک پر کئی طالبانِ حق اپنی مراد کو پہنچے ان میں اہم مندرجہ ذیل ہیں

پیر میاں محمد بخش المعروف سید نور شاہ بخاریؒ
فقیر میاں محمد عظیم خان پٹھانؒ
فقیر سید پھلوان شاہ بخاریؒ
پیر سید قطال شاہ بخاریؒ
فقیر خدا بخش سومرو اولؒ

کرامات:

(۱) ایک بار آپؒ نے اپنے والد محترمؒ کے مرید فقیر محمد اسحاق سومرہؒ سے کہا کہ فقیر کوزہ اٹھاؤ تو تھوڑا آگے جانا ہے۔ جب آپ دونوں آستانہ عالیہ سے کچھ فاصلے پر پہنچے تو فقیر محمد اسحاقؒ نے دیکھا وہ گھوٹکی والے مخدوم محمد صدیقؒ کی مجلس میں پہنچ گئے ہیں، جہاں پر بہت سے اہل حیات و اہل ممات اولیاء کرام موجود تھے۔ پھر سب مل کر سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھوؒ کی مجلس میں جا کر حاضر ہوئے اور پھر وہاں سے محبوب سبحانی حضرت پیر سید عبدالقادر جیلانیؒ کی محفل میں گئے، پھر وہاں سے سب مل کر مجلسِ محمدی ﷺ میں حاضر ہوئے۔ کچھ

دیر بعد جب مجلسِ نبوی ﷺ برخاست ہوئی تو ہر ایک اپنے اپنے آستانے پر واپس آگیا۔ دوسرے روز فقیر محمد اسحاق نے آپؒ سے عرض کی آج پھر وہاں چلیں جہاں کل گئے تھے تو آپؒ نے فرمایا فقیر محمد اسحاق ہم آپکو راستہ دکھا کر آئے ہیں، اب آپ کو اجازت ہے، انشاء اللہ تعالیٰ اسی طرح آتے جاتے رہیں گے۔

(۲) ایک بار آغا خیر اللہ پٹھان ٹھیکیدار کے سارے آدمی دور کسی کام پر لگ گئے تو آغا نے فقیر محمد اسحاق سے کہا کہ فقیر میں آپ کو تنخواہ دونگا، آپ صرف قبرستان میں میرے جد بزرگ کی قبر کی حفاظت کریں اصل میں آغا خیر اللہ نے قبرستان میں ایک جعلی قبر بنا رکھی تھی، جس میں وہ سونا اور کرنسی محفوظ کرتا تھا اور قبر کے اوپر خوبصورت غلاف بھی چڑھائے رکھتا فقیر محمد اسحاق جب پہلی رات ہی وہاں پہنچے تو کچھ دیر بعد دیکھا کہ حضرت فقیر مولانا میاں محمد ھاشمؒ گھوڑے پر سوار ایک درخت کے پیچھے کھڑے ہیں تو فقیر نے کہا، حضرت صاحبؒ میں نے تو آپؒ کو دیکھ لیا ہے پر آپؒ چھپ کیوں رہے ہیں؟ تو حضرت میاں سائیںؒ میدان میں آگئے اور کہا کہ محمد اسحاق کیوں کالے نانگ بن گئے ہو؟ قبر پر توجہ کرو دیکھو کہ آغا خیر اللہ کا کوئی جد ہے یا کچھ اور اس پر فقیر نے قبر پر توجہ کی تو دیکھا کہ اس میں تو صرف سونے اور دولت کا ڈھیر ہے۔ حضرت میاں سائیںؒ نے فرمایا کہ کل ہی میرے بیٹے (حضرت میاں جان محمدؒ) کے پاس چلے جائیں اور رمضان المبارک وہیں گذارو۔ تمہیں کسی چیز کی تنگی نہ ہوگی۔ فقیر اس وقت زمین پر رلی بچھانے کو جھکا کہ مرشدؒ کو بٹھا سکے، اوپر اٹھا تو دیکھا کہ حضرت میاں محمد ھاشمؒ غائب ہو چکے تھے۔ جب غلبہ عشق کچھ کم ہوا تو فقیر کو یاد آیا کہ حضرت فقیر میاں محمد ہاشمؒ تو چار برس پہلے اس دار فانی سے پردہ فرما چکے ہیں آج یہاں صرف اسکی دستگیری کیلئے آئے ہیں صبح ہوتے ہی وہ آغا خیر اللہ کے پاس گیا اور اسے سارا قصہ سنایا پھر میاں جو گوٹھ آکر حضرت فقیر میاں جان محمدؒ کی خدمت میں رہنے لگا۔

(۲) حضرت فقیر میاں جان محمدؒ قادری سروری:

(۱۲ جمادی الاول ۱۲۲۵ھ۔ صفر ۱۳۲۶ھ / ۱۸۱۰-۰۶-۰۵ تا ۱۹۰۸-۰۳-۱۴)

آپ درگاہ عالیہ پٹ دھنی میاں صاحبؒ کے دوسرے سجادہ نشین تھے اور اپنے والد بزرگوار حضرت میاں محمد ھاشمؒ کے وصال کے بعد مسند نشین ہوئے۔ آپ نے سجادہ نشین دربار سلطان العارفین حضرت سلطان محمد صالحؒ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ آپ کو پانچ بیٹوں اور دو بیٹیوں کی اولاد ہوئی۔

(۱) فقیر میاں محمد مبارکؒ (۲) فقیر محمد عارف اولؒ (۳) فقیر میاں عبدالحق اولؒ (۴) فقیر میاں عبدالغفارؒ (۵) فقیر میاں عبدالحق ثانیؒ۔ فرزند اول میاں محمد مبارکؒ کے علاوہ باقی چاروں صاحبزادوں نے آپ کی زندگی میں ہی وصال فرمایا۔

آپ نے اپنے ہاتھ سے سلطان العارفینؒ کے کچھ فارسی تصنیفات کی کتابت فرمائی اور کچھ حکمت پر رسائل بھی یادگار چھوڑے۔ آپؒ کے ہاتھ سے کتابت کیا ہوا ایک بغیر اعراب قران پاک کا نسخہ، درگاہ عالیہ پٹ دھنیؒ پر محفوظ ہے۔ آپ نے مھر محلہ میں ایک جامع مسجد اور ایک مدرسہ بھی تعمیر کروایا۔

آپؒ کی ذات گرامی سے فیض یاب ہونے والے لاتعداد فقراء میں سے اہم درج ذیل ہیں۔

پیر سید علی گوھر شاہ بخاری
فقیر موراں گولہ بلوچ
فقیر مصری خان سومرو
فقیر قیصر خان خروس اول
فقیر بھوت خان خروس اول
فقیر حاجی محمد صدیق مغل
فقیر محمد سدھایو
فقیر مینگھلو سدھایو
فقیر محمود مھر
فقیر ولی محمد ٹیچوھا

کرامات:

(۱) حمایوں کے سدھایہ آپس میں سات بھائی تھے جو حضرت قبلہ پیر سید دامن علی شاہ جیلانیؒ کے مرید تھے۔ ان میں سے دو محمد فقیر اور مینگھلو فقیر آ کر حضرت فقیر میاں جان محمدؒ کے حلقہ ارادات میں داخل ہوئے ایک بار حضرت میاں سائیںؒ نے محمد فقیر سدھایہ کو کسی کام سے بھاگناڑی بھیج دیا اور پیچھے سے میاں جو گوٹھ میں اس کی ماں مائی حاجل کا انتقال ہوگیا۔ کچھ روز بعد محمد فقیر واپس آیا، ماں کے انتقال کا پتہ چلا تو بہت دکھی ہوا، غمگین صورت لے کر حضوری حجرہ میں بیٹھ گیا۔ حضرت فقیر میاں جان محمدؒ آئے تو انکی قدمبوسی کی۔ آپؒ نے پوچھا، محمد فقیر اپنی ماں کی وجہ سے غمگین ہو؟۔ تو عرض کی کہ حضورؒ جان تو سب کو دینی ہے پر اگر اماں کی تجہیز و تکفین میں شریک ہوتا اور اس کا آخری دیدار کر لیتا تو اچھا تھا۔ آپؒ نے فرمایا، غم مت کھاؤ، ہم بعد از نماز مغرب چلیں گے لیکن وعدہ کرو کہ صرف ماں کی زیارت کرو گے اور اس سے بات چیت نہیں کرو گے فقیر نے ایسا وعدہ کیا۔ بعد از نماز مغرب آپؒ اسکو قبرستان میں اسکی ماں کی قبر پر لے گئے۔ فاتحہ پڑھنے کے بعد سلام کیا اور فرمایا مائی حاجل! اُٹھ کر بیٹھو کہ تمہارا بیٹا تمہاری زیارت پہ آیا ہے۔ قبر شق ہوگئی اور مائی حاجل اس میں اٹھ کر بیٹھ گئی اور محمد فقیر نے اپنے اماں کی زیارت کی۔ اس کے بعد آپؒ نے فرمایا کہ اس کے آگے امرِ ربی مانع ہے۔ مائی حاجل اب تم سو جاؤ اور وہ پھر سے لیٹ گئی اور قبر بند ہوگئی۔

(۲) ایک بار سردیوں کے موسم میں آپؒ حضوری حجرہ میں بیٹھے ہوئے تھے اور وسط میں آگ جل رہی تھی کہ گاؤں کے شاہوکار پنچول کا باپ آگیا۔ عرض کی کہ آپؒ کے فقراء لنگر کے لئے سودا سلف لیتے رہتے ہیں، اس کی کچھ بقایاجات ہیں وہ ادا کردیں۔ آپؒ نے فرمایا کہ دیوان! میرا بیٹا مولوی میاں محمد مبارک سفر پر گیا ہوا ہے دو چار دن میں لوٹ آئے گا تو تمہارا حساب صاف کردیں گے۔ لیکن

دیوان نہ مانا اور بضد ہو گیا کہ ادائیگی ابھی کردیں۔ تنگ آکر آخر آپ ؒ نے اس چٹائی کا کونا اوپر کیا، جس پر آپ ؒ تشریف فرما تھے۔ دیوان کیا دیکھتا ہے کہ اس چٹائی کے نیچے ہیروں کی نہر جاری ہے اور فرمایا، دیوان اپنے قرضے کے مطابق اس نہر سے ہیرے اٹھالو یہ دیکھنا تھا کہ دیوان مستی میں آگیا اور رقص کرنے لگا کہنے لگا مل گیا مل گیا مجھے سب مل گیا اور سارے کھاتے بھی آگ میں جھونک دیئے۔ جب مجلس معمول پر آئی تو فقراء نے عرض کی کہ سائیں دیوان نے تو سارے کھاتے جلا ڈالے اور سب قرضداروں کو آزاد کر دیا۔

آپ ؒ نے فرمایا کہ اگر ایسا ہے تو، دیوان تمہارے خاندان میں کسی کو بھی آگ نہیں جلائے گی اور اس کا ذمہ مجھ فقیر جان محمد ؒ کا ہے آگے چل کر یہ ہی ہوا کہ اس دیوان، اسکے بیٹے پنجول اور پوتے بھگوانوں مل کے جسموں کو آگ نہ لگ سکی اور انہیں بعد از مرگ سکھر کے قریب دریا بُرد کرنا پڑا۔

(۳) حضرت فقیر میاں محمد مبارک ؒ قادری سروری:

(۴ رجب ۱۲۶۸ھ تا ۲ محرم ۱۳۴۸ھ / ۱۸۵۲-۰۴-۲۴ تا ۱۹۲۹-۰۶-۱۰)

آپ ؒ اوائل عمر میں شریعت ظاہری پر سختی سے کار بند رہے اور صوفیاء اور فقراء کی اکثر رسوم و عادات کو ناپسند فرماتے تھے۔ آپ کے والد بزرگوار حضرت فقیر میاں جان محمد ؒ نے اپنے چھوٹے بیٹے فقیر میاں عبدالحق ثانی کی زندگی دے کر بحالت مرض الموت آپ کی زندگی بچائی تھی اس لئے آپ کو رب سے مانگا ہوا قرار دیتے تھے۔ اپنے وصال کے وقت انہوں نے فقیر میاں محمد مبارک ؒ کو اپنی لحد میں رکھے جانے کے بعد آنکھیں کھول کے مخاطب کیا کہ فقیر کبھی مرتا نہیں صرف ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا ہے تب سے حضرت میاں محمد مبارک ؒ پر غلبہ عشق طاری ہو گیا۔

آپ نے سلطان العارفین ؒ کے سجادہ نشین حضرت حاجی سلطان نور احمد ؒ

کے دست مبارک پر بیعت کی۔

آپ کو دو بیٹوں اور ایک بیٹی کی اولاد ہوئی ۔ پہلے حضرت مولوی فقیر میاں عبدالحیٔ اول اور دوسرے حضرت صاجزادہ فقیر میاں محمد عارف ثانیؒ ۔

آپؒ کی ذات گرامی سے فیض پانے والوں میں اہم نام یہ ہیں۔

پیر سید اشرف علی شاہ بخاری

فقیر مولیڈنہ منگریہ

فقیر محمد اسماعیل سدھایہ

فقیر محمد حلیم سدھایہ

فقیر حاجی محمد خان چنہ

فقیر امام بخش خروس اول

کرامات:

ایک سال آپؒ نے مع اپنے مریدیں و رفقاء حج بیت اللہ کی تیاری کی ۔ اور قافلے کی صورت میں اونٹوں پر براستہ بلوچستان ایران، عراق، وعربستا ن روانہ ہوئے ۔ راستے میں آپؒ جہاں بھی منزل کرتے وہاں چور غلہ چرانے آجاتے تو بوریوں کو ہاتھ لگاتے ہی جکڑ لیے جاتے ۔ یا اگر اونٹ چرانے آتے تو اسی کی رسی سے خود کو بندھا ہوا پاتے صبح کو فقراء انہیں پکڑ کر آپؒ کے سامنے پیش کرتے ۔ تو آپؒ فرماتے بھائی یہ تو لنگر کا غلہ ہے آپ کیلئے نہیں ۔ اگر چاہیے تو ہم آپ کو دوسرا اناج دیتے ہیں پھر جو ہاں کہتا اس پر توجہ کرتے اور اسے راہ خدا پر گامزن کردیتے۔

(۴) حضرت مولوی فقیر میاں عبدالحیؒ اول قادری سروری:

(ارمضان ۱۳۰۹ھ ۔ ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ / ۱۹۳۷۔۰۹۔۰۴ تا ۱۸۹۲۔۰۳۔۳۰)

درگاہ عالیہ پٹ میاں صاحبؒ کے چوتھے سجادہ نشین حضرت فقیر میاں

عبدالحیؒ بن فقیر میاں محمد مبارکؒ بن فقیر میاں جان محمد بن فقیر میاں محمد ھاشمؒ بن فقیر میاں تاج محمد پٹ دھنیؒ شریعت اور طریقت کے صاحب تھے۔ تصوف وفقر کی تعلیمات کے علاوہ دین اسلام کی سر بلندی کے لئے بھی آپ نے عملی کام کیا آپؒ سجادہ نشین دربار سلطان العافینؒ حضرت حاجی محمد امیر سلطانؒ کے دست بیعت تھے۔

آپؒ نے ابتدائی تعلیم میاں جو گوٹھ میں حاصل کی جبکہ دارالعلوم ہمایوں شریف سے فارغ التحصیل ہوئے۔ آپؒ نے تصوف وحکمت پر کچھ رسائل یادگار چھوڑے ایک کتاب حج کے بارے میں ''عمدۃ المناسک'' لکھی جو پہلی بار ۱۹۳۶ء میں سکھر سے طبع ہوئی۔

آپؒ کو سات فرزندوں اور ایک بیٹی کی اولاد ہوئی آپ کے فرزند۔

۱ فقیر میاں غلام ربانیؒ
۲ فقیر میاں غلام سبحانی المعروف فقیر میاں حاجنؒ
۳ فقیر میاں غلام صمدانیؒ
۴ فقیر میاں غلام نورانیؒ المعروف غلام یحییٰ
۵ فقیر میاں مشتاق احمدؒ
۶ فقیر میاں اشفاق احمدؒ
۷ فقیر میاں نثار احمدؒ

آپؒ کے ساتوں فرزند حضرت محمد حبیب سلطانؒ کے دست بیعت تھے

آپؒ کے مرید اور فقراء بیشمار ہیں۔

آپ کے زمانے میں خانقاہ پٹ میاں صاحبؒ کی شہرت دور دور تک پھیل گئی۔ خانقاہ عالیہ پٹ دھنیؒ کو حقیقی عوج وکمال آپؒ کے ہی زمانے میں حاصل ہوا۔ درگاہ شریف کی موجودہ عمارت اور ہر دو مزارات حضرت فقیر میاں تاج محمد

پٹ دھنیؒ و حضرت فقیر میاں محمد ھاشمؒ، کے اوپر لکڑی و عاجسے بنا ہوا بینظیر کٹھرا بھی آپؒ ہی نے بنوایا۔

آپؒ نے لاتعداد سائلوں کو فیضیاب کیا۔ دور دراز کے اسفار کیئے اور اپنے زمانے میں موجود مختلف فقراء و سجادہ نشینوں اور علماء اکرام سے دیرینیہ تعلقات استوار کیئے۔ آپؒ کے زمانے میں فتوحات میں بھی بہت زیادہ اضافہ ہوا۔

حضرت فقیر عبدالغفور ھمایوئیؒ اور مخدوم ھادی بخشؒ سے آپ کے قربی تعلقات تھے آپ کے استاد کا نام مولانا محسن علی شاہؒ بتایا جاتا ہے۔ آپ کی تھوڑی سندھی شاعری بھی ملتی ہے۔

ہر طبقہ کے لوگوں، امراء روساء اور فقراء نے آپ سے فیض حاصل کیا جن میں اہم نام یہ ہیں۔

پیر سید میاں غلام شاہ بخاریؒ اول
فقیر محمد یوسف منگریہ
محمد ایوب سدھایا
فقیر عبدالرحیم سدھایہ
فقیر محمد اسحاق سدھایہ اول
فقیر دین محمد منگریہ
فقیر محمد ابراھیم منگریہ
فقیر خوشی محمد کھوسہ
صدورو فقیر سدھایہ
فقیر کرم اللہ چنہ
فقیر عظمت اللہ چنہ
فقیر صاحب ڈنہ چنہ

فقیر بڈھا خروس جتوئی

فقیر حاجی صوبھ خان خروس جتوئی

فقیر ستار ڈنہ خروس جتوئی

فقیر عبدالرحمٰن خروس جتوئی

فقیر محمد عثمان خروس جتوئی

فقیر وڈیرہ میوہ خان کھوسہ

محمد فقیر سومرو

فقیر محمد قاسم بزدو (چیف مقدم)

فقیر کرم خان بروہی

فقیر خان بھادر میر احمد خان پٹھان

فقیر جان محمد خان پٹھان

فقیر عبداللہ سومرو

فقیر ابوالخیر سومرو

فقیر فقیر سومرو

فقیر غلام رسول بیچوھا

فقیر ملا عمر بیچوھا

فقیر محمد عثمان بیچوھا

فقیر علی نواز بیچوھا

کرامات:

ایک بار آپؒ خانقاہ عالیہ کی نزدیکی زمین ہموار کر رہے تھے کہ ایک شخص آ گیا اور کہا السلام علیکم میں سید آل رسول ﷺ اور آل علی ہوں مجھے ایک لباس، جوتے اور ایک سو روپے دیے جائیں۔ آپؒ اپنی چارپائی سے اٹھ کھڑے ہوئے اور

اس شخص کو وہاں بٹھایا ایک سدھایہ فقیر کو فرمایا کہ بجن موچی کے پاس جائے اوراس سے بہترین جوتی اٹھاؤ پھر بنئے کی دوکان سے سفید رنگ کی چادر پگڑی اور سلوار کرتہ لیتے آؤ۔ لاکھٹی فقیر سے کہاایک سو روپے پڑے ہیں وہ اٹھا کر شاہ صاحب کے حوالے کرو۔

جب تک اس شخص کے سارے سوال پورے نہیں ہوئے آپ کھڑے رہے اور اپنے گلے میں پگڑی ڈال کر صلواۃ وسلام پڑھتے رہے۔ جب وہ سید کہلانے والا شخص روانہ ہو گیا اور نظروں سے اوجھل ہوا تو فقراء نے عرض کی کہ سائیں آپ " تو سخی ہیں پر آپ کو پتہ ہے کہ یہ شخص تھا کون؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں مجھے پتہ ہے کہ یہ ایک حجام ہے اور شاھی بلوچستان میں رہتا ہے۔

لیکن جب اس شخص نے کہا کہ میں سید آل رسول ﷺ ہوں تو اسی وقت آپ کریم ﷺ اور مولا علی کی یہاں حاضری ہوئی اور جب تک یہ آدمی یہاں تھا۔ وہ بھی یہیں موجود تھے۔ میں تو ان کے آگے دست بستہ کھڑا تھا۔ اگر ایک لباس جوتوں کی جوڑی اور ایک سو روپے کے عیوض ایسی زیارتیں ہوں تو میرے لئے تو بہت سستا سودا ہے بھائی۔

(۵) حضرت فقیر میاں غلام سبحانیؒ المعروف فقیر میاں حاجنؒ قادری سروری

(۵ صفر ۱۳۳۰ھ۔ ۱۱ ذوالقعد ۱۳۶۹ھ / ۱۹۱۱۔۰۱۔۲۵ تا ۱۹۵۰۔۰۸۔۲۶)

آپؒ 1937ء میں خانقاہ عالیہ پٹ میاں صاحبؒ کے پانچویں سجادہ نشین بنے۔ آپؒ کے اوپر غلبہ عشق بہت زیادہ تھا۔ اکثر اوقات سیر وسفر میں رہتے۔ سندھ، پنجاب کے علاقے دلی ممبئی اور اجمیر شریف تک گئے آپ نے شیخ الحدیث استاذ العلماء علامہ میاں عبدالغفور شیخ سے تعلیم حاصل کی۔ جو آپ کے نانا بھی تھے۔ جنہوں نے انگریز سامراج کے خالف ریشمی رومال تحریک میں حصہ لیا۔

روپوشی کے دنوں میں خانقاہ عالیہ میاں صاحبؒ کے مریدان خروس جتوئیوں کے پاس رہے اور طبیعت ناساز ہونے کے باعث حضرت فقیر میاں عبدالحقؒ اول انہیں گاؤں میاں صاحب لے آئے اور انہیں اپنی حویلی کے قریب مقیم کیا۔

شیخ صاحب خان آف قلات کے وزیر خزانہ بھی رہے۔

فقیر میاں غلام سبحانیؒ (لاولد) رہے لیکن آپ کی روحانی اولاد بہت پھولی پھلی ان میں اہم نام یہ ہیں:

پیر سید محمد چھلل شاہ بخاریؒ
فقیر خیر بخش سومرو
فقیر غلام قادر سومرو
فقیر محمد صلاح سومرو
فقیر غلام قادر منگریہ
فقیر محمد سلیمان منگریہ
فقیر محمد فاضل سدھایہ اول
فقیر خیر اللہ چنہ
فقیر نصر اللہ چنہ
فقیر رحمت اللہ چنہ
فقیر امان اللہ چنہ
فقیر مور چنہ
فقیر بہادر علی منگریہ
فقیر علی محمد منگریہ
فقیر غلام محمد خروس جتوئی
فقیر فضل محمد خروس جتوئی

فقیر شاہ علی کھوسہ

فقیر دین محمد کھوسہ

فقیر جاڑو خان بھر

فقیر عبدالحمید سومرو

فقیر عبدالستار سومرو

فقیر عبدالغنی سومرو

فقیر عبدالقوی سومرو

فقیر راضی خروس جتوئی

فقیر عبدالسمیع سومرو

فقیر عبدالواحد سومرو

کرامات:

جب آپؒ کا وصال ہوا تو آپکو خانقاہ عالیہ پٹ دھنیؒ میں ہی سپرد خاک کیا گیا تھوڑی دیر بعد ہی آپ نے ایک بیمار آدمی دوسو تانوری کو خواب میں زیارت کروائی اور فرمایا دوسو میں میاں حاجن ہوں ابھی ابھی مجھے خانقاہ عالیہ میں دفن کر کے گئے ہیں اپنے آپ کو یہاں تک لے آؤ اور میری قبر کی مٹی، درگاہ کے کنویں کے پانی میں ملا کر ملتانی مٹی کی طرح پورے جسم پر ملو پھر کنویں کے پانی سے غسل کرو تو تم اچھے ہو جاؤ گے۔ ابھی تمہیں بہت لمبا جینا ہے۔ دوسو! خدا قسم، اگر مجھے خانقاہ عالیہ کے باہر جگہ دی جاتی تو کسی سوالی کو خالی نہ بھیجتا اور کسی کو خانقاہ عالیہ میں سوال نہ کرنا پڑتا۔ مگر یہاں حدِ ادب مانع ہے۔ پھر دوسو تانوری نے ویسے ہی عمل کیا اور شفایاب ہو گیا۔

(۶) حضرت فقیر میاں مشتاق احمدؒ قادری سروری

(۲۶ ذی الحج ۱۳۵۱ھ ۔ ۱۶ جمادی الثانی ۱۴۱۸ھ / ۱۹۳۳-۰۴-۲۲ تا ۱۹۹۷-۱۰-۱۹)

حضرت فقیر میاں غلام سبحانیؒ (میاں حاجنؒ) کے وصال کرنے پر حضرت محمد حبیب سلطانؒ سجادہ نشین دربار سلطان العارفینؒ میاں صاحب گاؤں تشریف لے آئے ۔ حضرت فقیر میاں غلام سبحانیؒ (میاں حاجنؒ) کے بھائیوں اور دیگر اعزاء سے فاتح کی اور دعائے خیر فرمائی بعد میں سب فقراء وخانقاہ عالیہ پٹ دھنیؒ میاں صاحبؒ کے مریدوں کو جمع کیا گیا کامل مرشد حضرت محمد حبیب سلطانؒ نے فرمایا کہ پیر میاں حاجنؒ کی کوئی اولاد نہیں ۔اس لئے اب سجادہ نشینی کا نمبر ان کے بھائی فقیر میاں غلام صمدانیؒ کا ہے لیکن میں یہاں میاں جو گوٹھ میں اپنی مرضی سے نہیں آیا ہوں ۔ مجھے سلطان العارفین سخی سلطان باھوؒ کا حکم ہوا کہ میاں جو گوٹھ جاؤ اور خانقاہ عالیہ حضرت فقیر میاں تاج محمد پٹ دھنیؒ کا سجادہ نشین فقیر میاں مشتاق احمدؒ بن فقیر میاں عبدالحی اوّل کو بناؤ اور فقیر میاں غلام صمدانیؒ کو دستبردار کرواؤ۔

اب میں (حضرت محمد حبیب سلطانؒ) حضرت سلطان باھوؒ کے حضور فیض گنجور کے حکم کے مطابق خانقاہ عالیہ پٹ میاں صاحبؒ کا سجادہ نشین فقیر میاں مشتاق احمد کو بنا رہا ہوں ۔ بعد میں حضرت محمد حبیب سلطانؒ نے اپنی دستار مبارک اتار کر فقیر میاں مشتاق احمد کے سر پر رکھی اور دعائے خیر فرمائی ۔اس کے بعد مھر فقراء اور خانقاہ عالیہ کے مریدان نے الحاج پیر محمد حبیب سلطانؒ کے اس فیصلے کو قبول کیا۔

حضرت فقیر میاں مشتاق احمد نے بھی لاولد وصال فرمایا ان کے طالبان و فقراء میں اہم نام مندرجہ ذیل ہیں۔

فقیر بخت اللہ سدھایو اول

فقیر میٹھل سدھایہ

فقیر رحمۃ اللہ سدھایہ

فقیر شیرل سدھایہ

فقیر محمد شعبان سدھایہ

فقیر ماسٹر محمد اسحاق سدھایہ

فقیر بھورل چنہ

فقیر عطر چنہ

فقیر پھلوان چنہ

فقیر محمد بچل چنہ

فقیر عبدالغفور مھر

شھید فقیر علی شیر مھر

جاوید احمد مھر

فقیر کلیم اللہ منگریہ

عبدالغفور پیچوھا

فقیر بخت اللہ سدھایو

فقیر عبداللطیف سدھایو

کرامات: درگاہ قلندر شاہ کچھی دھنیؒ کے موجودہ سجادہ نشین ، سید غلام شاہ آپ کے دست بیعت ہیں انہیں اپنی پہلی شادی سے کوئی اولاد نہیں ہو رہی تھی تو وہ آپ کے پاس دعا کے لئے آ گئے ۔ آپ نے کہا کہ غلام شاہ فلاں قبیلے میں سے دوسری شادی کرو اور حق ازدواجی ادا کرنے سے پہلے خانقاہ عالیہ پٹ دھنی کے زیارت کر کے جانا تمہیں اولاد ضرور ہوگی ۔ سید غلام شاہ نے اپ کی ہدایت کے مطابق دوسری شادی کی اور اس میں سے آپ کو دو فرزند تولد ہوئے جو ماشاء اللہ حیات ہیں۔

(۷) حضرت فقیر میاں عبدالحی "ثانی" قادری سروریؒ

(ولادت ۳ ربیع الاول ۱۳۸۱ھ ۱۲ ربیع الثانی ۱۴۲۷ھ/ ۱۹۶۱-۰۸-۱۵ تا ۲۰۰۶-۰۵-۱۱)

حضرت فقیر میاں عبدالحی "ثانی" المعروف فقیر میاں اقبال احمد بن فقیر میاں اشفاق احمدؒ بن حضرت فقیر مولانا میاں عبدالحی اول بن حضرت فقیر مولانا میاں محمد مبارکؒ بن مادرزاد ولی اللہ حضرت فقیر میاں جان محمدؒ بن حضرت فقیر مو لانا میاں محمد ھاشمؒ بن فخر المشائخ حضرت فقیر مولانا میاں تاج محمد مُحرؒ پٹ دھنی، درگاہ عالیہ میاں جو گوٹھ کے ساتویں سجادہ نشین تھے۔

تعلیم:

آپ نے سندھ یونیورسٹی جامشورو سے B.A کیا اور دینی اور دنیوی ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں سے حاصل کی۔ اس کے علاوہ لاھور سے حکمت اور الیکٹروھومیوپیتھی میں D.E.H.M اور D.I.M.S کے ڈپلومہ حاصل کیئے۔

بیعت:

آپ پیر طریقت، رہبر شریعت حافظ القرآن حضرت قبلہ حافظ فیض سلطانؒ بن شمس الاولیاء حضرت قبلہ سخی پیر حاجی محمد امیر سلطانؒ اولاد پاک سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھوؒ کے دست مبارک پہ بیعت ہو کر آپ سلسلہ قادریہ سرویہ سلطانیہ میں داخل ہوئے۔

اولاد:

آپ کو چار بیٹوں اور چار بیٹیوں کی اولاد ہوئی۔

(۱) فقیر میاں علی رضا قادری سروری

(۲) فقیر میاں بسم اللہؒ

(۳) فقیر میاں ماشاء اللہؒ

(۴) فقیر میاں مشتاق احمد (ثانی)

آپ خوش اخلاق، خوش گفتار، انسان دوست سماجی شخصیت کے حامل تھے۔ آپ نے ۱۹۸۰ میں میاں جو گوٹھ میں مدرسہ غوثیہ انوار باھو قائم کیا اور ۱۹۹۴ تک اس کے ناظم اعلی رہے۔ الشہباز گوٹھ سدھار سماجی تنظیم میاں جو گوٹھ کے بانی رکن وصدر رہے۔ ضلعی سماجی بہبود رابطہ کاؤنسل شکارپور کے وائیس چیئر مین رہے مدرسہ تاج العلوم سلطانیہ نزد خانقاہ عالیہ پٹ دھنیؒ کے بانی مہتم اور ناظم اعلی رہے۔ گاؤں میں آنکھوں کی بیماریوں کے مفت کیمپ طبی کیمپ ،فری کوچنگ سینٹر جیسی سرگرمیوں میں شامل رہے۔

اور پاکستان سوشل ایسوسیئیشن (P.S.A) کے تا حیات رکن رہے۔ آپ نے سیاسی سرگرمیوں میں بھی بھر پور حصہ لیا اور ان کا آغاز انجمن طلباء اسلام (A.T.I) کے پلیٹ فارم سے کیا۔ انجمن طلباء اسلام میاں جو گوٹھ کے ناظم، شکارپور کے ضلعی ناظم، سکھر ڈویژن کے ناظم، صوبائی نائب ناظم اول اور مجلس عاملہ کے رکن رہے۔

جمعیت العلماء پاکستان (نورانی گروپ) کے جیکب آباد اور شکارپور کے ضلعی جنرل سیکریٹری رہے زندگی کے آخری سال آپ نے نظام مصطفیٰ پارٹی میں گذارے۔

روابط:

سماجی اور روحانی شخصیت ہونے کے ناطے صوفیاء ومشائخ، علماء اکرام اور سیاستدانوں سے آپکے گہرے روابط رہے، جن میں کچھ مندرجہ ذیل ہیں۔

صوفیا ومشائخ عظام:

حضرت محمد نجیب سلطان	سجادہ نشین دربار سلطان العارفینؒ
حضرت صاحبزادہ نجیب سلطان	دربار سلطان العارفینؒ جھنگ
حضرت قبلہ سلطان ریاض الحسن	دربار سلطان العافینؒ جھنگ

پیر الحاج حضرت حامد سلطانؒ سر آب روڈ ، کوئٹہ
پیر الحاج حضرت خالد سلطان اوستہ محمد، بلوچستان
حضرت پیر ڈاکٹر محمد خالد رضا پیر آف ذکوڑی شریف، ڈیرہ اسماعیل خان
حضرت پیر میاں عبدالحی عرف ثمن سائیں پیر آف بھرچونڈی گھوٹکی
حضرت پیر سید غلام شاہ بخاری درگاہ قلندر شاہ بخاری کچھی دھنی، کچھی بلوچستان

علماء کرام:

امام اہلسنت حضرت شاہ احمد نورانیؒ
فخر اہلسنت الحاج محمد حنیف طیب
استاد العما حضرت مفتی محمد حسین قادریؒ
استاد العما حضرت مفتی غلام مصطفیٰ (گجل)
استاد العما حضرت مفتی محمد نصر اللہ قادریؒ

خانقاہوں پر حاضری:

آپ ارشاد ربانی "سیروفی الارض" اور صوفی روایت کی پاسداری میں پورے اترتے تھے۔ پاکستان کے جس شہر میں گئے وہاں موجود زیارتوں اور خانقاہوں پر لازماً حاضری دیتے تھے۔

جس میں اہم یہ ہیں۔
دربار سلطان العارفینؒ موضع سلطان باھوؒ جھنگ
دربار حضرت مائی باپؒ شورکوٹ، جھنگ
دربار حضرت سلطان محمد نوازؒ سمندری موضع سلطان باھوؒ جھنگ
دربار حضرت داتا گنج بخشؒ لاہور
دربار حضرت بابا فرید شکر گنجؒ پاکپتن
درگاہ حضرت لعل شہباز قلندرؒ سیہون

درگاہ حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ	بھٹ شاہ
درگاہ حضرت شاہ عبدالکریمؒ	بلڑی
درگاہ حضرت مخدوم نوحؒ	ہالا
درگاہ پیر حضرت محمد راشدؒ	پیر جو گوٹھ
درگاہ حضرت بابا بلھے شاہؒ	قصور
درگاہ حضرت فیض سلطانؒ	اوستہ محمد
دربار حضرت بری امامؒ	اسلام آباد
درگاہ حضرت پیر عبدالکریم بخاریؒ	دھپال بی
درگاہ حضرت قلندر علی شاہ بخاریؒ	موضع قلندر شاہ پچھی
درگاہ حضرت مخدوم محمد صدیق سکھوؒ	محمد پور، گھوٹکی
درگاہ حضرت موسن شاہ جیلانیؒ	لوہ صاحبان گھوٹکی
درگاہ حضرت غوث بہاء الدینؒ	ملتان
درگاہ حضرت شاہ خیرالدین (جیئے شاہ)	سکھر
درگاہ حضرت شاہ صدرالدینؒ	روہڑی
درگاہ حضرت حاجنا شاہ حضوریؒ	روہڑی
خانقاہ عالیہ شاہ درازاؒ	درازا
درگاہ عالیہ جیلانیہؒ	گمبٹ
درگاہ حضرت عبدالوھاب جیلانیؒ	حیدر آباد
درگاہ حضرت فقیر قادر بخش گولہؒ	صحبت پور
درگاہ حضرت پیر حسن شاہؒ	سوئی شریف، گھوٹکی
درگاہ حضرت حافظ محمد صدیقؒ	بھرچونڈی شریف، گھوٹکی
درگاہ پیر جمن شاہ جیلانیؒ	جیکب آباد

درگاہ پیر دامن شاہؒ / بھادر شاہ	میر پور برڑو
درگاہ پیر سید دامن علی شاہ جیلانی	ٹھل شریف
درگاہ حضرت مولانا عبدالغفور مفتونؒ	ہمایوں شریف
درگاہ حضرت بڈھل فقیر انڑؒ	نزدلوڈرا شکارپور
درگاہ حضرت عبدالرحمان شاہ تارکیؒ	شکارپور

اوصاف:

آپ سندھ کی اکثر خانقاہوں کے سجادہ نشینوں کے مخالف مریدین کو قدمبوسی سے منع کرتے تھے اور انہیں گلے لگاتے تھے۔ ہر آنے والے فقیر کو کھانا کھلاتے یا کوئی اور تواضع کرتے اور اس کے بعد حال احوال لیتے تھے۔ جہالت کی مخالفت کرتے تصوف کی ترویج واشاعت کیلئے کی جانے والی علمی اور عملی کاوشوں کو سراہتے اور ان کی سرپرستی کرتے تھے۔ آپ سادات کا بڑا احترام کرتے اور پنجتن پاک کو وسیلہ شفاعت قرار دیتے۔

وصال وتدفین:

بعد از وصال آپ کو خانقاہ عالیہ پٹ دھنیؒ کے راستے میں مدرسہ تاج العلوم سلطانیہ کے قریب سپرد خاک کیا گیا اور بعد میں آپ کے والد گرامی میاں اشفاق احمدؒ کی تدفین بھی وہیں عمل میں لائی گئی۔

آپ کے وصال کے موقع پر رکھی گئی تاثراتی کتاب میں، حضرت پیر محمد خالد سلطان قادری سروری کچھ اس طرح رقم طراز ہیں۔

آج نہایت افسوس کے ساتھ قلم آنسوؤں بھری تحریر رقم طراز ہے۔ کہ میاں عبدالحی المعروف میاں اقبال احمد کے سوئم کے موقع پر انکی حیات طیبہ کے متعلق تاثرات لکھنے کا حکم ہوا۔ حقیقت میں وہ ہمارے دربار مقدس کے مرید ہونے کے ساتھ انجمن طلباء اسلام کے دور سے میرے رفیق رہے ہیں۔ اور

جماعت اہلسنت میں اہم کردار ادا کیا ہے۔طریقت اور روحانیت کے حوالے سے باخبر اور عظیم روحانی پیشوا اور مبلغ کی حیثیت سے آفاق روحانیت پر چمک رہے تھے۔ اتنے قریبی ساتھی ہونے کے بعد عقیدت و محبت کے پیکر رہے اور ساری زندگی خود کو سخی سلطان العارفینؒ کے در کا سگ کہتے تھے۔ میری دعا ہے کہ رب العالمین ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے ۔اور ان کے جانشین میاں علی رضا کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

جب یہ بندہ (راقمِ تحریر) اپنے سلسلہ طریقت کی تحقیق کے واسطے پہلی بار میاں جو گوٹھ پہنچا تو زیارت خانقاہ عالیہ کے بعد میاں شہزور احمد مجھے فقیر میاں عبد الحی ثانی کے ڈیرے ''مشتاق منزل'' پر چھوڑ گئے جب آپ کو معلوم ہوا کہ ہم لوگ وہاں اپنے سلسلہ طریقت کی تحقیق کے لئے آئے ہیں تو آپ بہت خوش ہوئے اور فرمایا "ڈاکٹر صاحب! اتنی کم عمری میں اللہ پاک اور حضور سلطان العارفینؒ نے فقر و طریقت کے لئے جو تڑپ اور محبت آپ کے دل میں پیدا کی ہے، میں فقیر دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمیشہ قائم رہے گی" ۔ اس روز میرے ساتھ مرزا پور والے سائیں مہدی شاہ بھی ساتھ تھے ۔ مجھے ان کے اپنے سلسلہ طریقت کے طالب ہونے کی وجہ سے جو محبت انہوں نے دی اسے کئی گنا زیادہ عزت و تقریم سید مہدی شاہ کی فرمائی ۔ کیوں کہ یہ میاں صاحبان درگاہ عالیہ پٹ دھنیؒ کی روایت رہی ہے کہ وہ سادات کا بڑا احترام کرتے ہیں ۔ اس دن کے بعد تو مجھ سے رابطے کی صورت بھی اکثر سائیں مہدی شاہ ہی بنے، کیوں کہ آپ دونوں حضرات کی شکار پور میں زیادہ تر ملاقاتیں ہوتی رہتی تھیں۔

دوسری بار جب میں خانقاہ عالیہ پٹ دھنیؒ کی حاضری پر گیا تو میرے ساتھ میرے بھائی فرمان علی ابڑو اور دوست ڈاکٹر جے پال لعل دھومیجا بھی تھے۔ ہم سب سے پہلے ''مشتاق منزل'' میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔اِس بار

جو پیار آپ نے ہندو ڈاکٹر جئے پال لعل کو دیا تو مجھے اس امر کا یقین ہو گیا کہ آپ ایک کامل فقیر ہیں۔ جو مذھبی تنگ نظری کا بالکل بھی شکار نہ تھے اور انسان کو الاہی مظہر ہی تصور کرتے تھے۔ اس کے بعد ہماری خوب تواضع فرمائی ۔ اور شام کو ہمیں اپنے ساتھ خانقاہ عالیہ لے گئے اور ہمارے لئے بہت سی دعائیں مانگیں۔ آپ کی اس محبت اور از حد اپنائیت کے رویے نے مجھے آپ کا اور درگاہ عالیہ پٹ دھنیؒ کا گرویدہ بنا دیا۔ آپ ہی نے مجھے اس تذکرے کی خدمت کے لئے چُنا اور فرمایا ''ڈاکٹر صاحب! حضرت فقیر میاں سائیں تاج محمدؒ نے خود آپ کو یہاں بلایا ہے اور میری طرف بھیجا ہے کہ آپ اس خانقاہ کی خدمت کر سکیں''۔

آپؒ کے سوئم کے موقعے پر آپ کے فرزند اکبر فقیر میاں علی رضا سائیں کی دستار بندی کی گئی۔ جو خانقاہ عالیہ پٹ دھنیؒ کے آٹھویں اور موجودہ سجادہ نشین بنے۔

اس موقع پر بہت سارے علماء کرام، امراء، مشائخ عظام، صوفیائے کرام اور حضرت پیر خالد سلطان، پیر سید دامن علی شاہ جیلانی اور مخدوم ماجد علی آف درگاہ مخدومیہ محمد پور خصوصی طور پر شریک ہوئے۔

آپ کی ذات گرامی سے فیض یاب ہونے والے لا تعداد فقراء میں سے اہم درج ذیل ہیں۔

فقیر حافظ نظام الدین خروس
فقیر رانو خروس
فقیر محمد اعظم خروس
فقیر ٹھارو خروس
فقیر عبد الرحمٰن سدھایو
فقیر ظفر علی سدھایو

فقیر محمد علی چنہ
فقیر شاہنواز چنہ
فقیر اعجاز احمد مہر
فقیر منور علی مہر
فقیر جاوید احمد مہر
فقیر زاہد علی سدھایو

کرامات:

ایک بار آپ گاؤں بھوت خروس کچے کے علائقے میں درگاہ شریف کے مریدین خروس قبیلے والوں کے پاس گئے تو انہوں نے عرض کی کہ سائیں سرکار ہمارا جنگل اکھاڑنے اور درخت کاٹنے کے درپے ہیں ٹریکٹر اور دوسری مشینے آنے والی ہیں آپ ہمارے مرشد حضرت میاں تاج محمد کے سجادہ نشین ہیں اگر اس وقت آپ نے ہماری دستگیری نہ کی اور جنگل کٹ گیا تو پھر ہم فرائض مریدی سے آزاد ہونگے آپ اسی وقت حضرت ابراہیم شاہ کی قریبی درگاہ پے گئے اور ان کو کہا کہ میں میاں سائیں تاج محمدؒ کی اولاد ہوں میرے دادا میاں سائیں عبدالحی اول نے ہی آپ کو ظاہر کیا تھا میرے سر پے سائیں میاں تاج محمدؒ کی دستار ہے اس کی لاج رکھ لیں اور جو کچھ میں ان خروس فقراء سے کہوں ویسا ہی ہونا چاہیے دعا مانگنے کے بعد آپ درگاہ سے باہر آکر آپ نے خروس فقیروں سے کہا کہ جو بھی ٹریکٹر یا مشین اس جنگل کو کاٹنے آئیگی وہ کام نہیں کر سکے گی ۔ اور بیکار ہو جائیگی اس کے بعد ویسا ہی ہوا ۔ جیسا آپ نے فرمایا کتنی ہی مشینیں اور ٹریکٹر آئے لیکن سب ناکام ہو گئے اور خروس فقیر آپ کے ازحد معتقد ہو گئے ۔

(۸) حضرت فقیر مولوی میاں علی رضا قادری سروری

(ولادت ۲۰ شوال ۱۴۱۰ھ / ۱۹۸۹-۰۵-۱۶)

فقیر میاں علی رضا بن فقیر میاں عبدالحیؒ ''ثانی'' بن فقیر میاں اشفاق احمدؒ بن حضرت فقیر مولوی میاں عبدالحیؒ ''اول'' بن حضرت فقیر مولوی میاں محمد مبارکؒ بن حضرت فقیر میاں جان محمدؒ بن حضرت فقیر میاں محمد ھاشمؒ بن حضرت فقیر علامہ و مولانا میاں تاج محمد پٹ دھنیؒ کے آٹھویں سجادہ نشین ہیں ۔

تعلیم:

میاں جو گوٹھ میں پرائمری تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپ کو ہمایوں شریف

بھیجا گیا، جہاں آپ درگاہ شریف کے مرید فقیر استاد محمد اسحاق سدھایو کے پاس رہتے تھے ۔ اور مدرسہ ہمایوں شریف میں حفظِ قرآن کرنے لگے۔ ایک بار گھر واپس آئے تو آپ نے اپنے والد بزرگوار کو عرض کی کہ کیا میں اِس حفظ کرنے کے بعد اپنے خاندان کے فقراء کاملین کی تصنیفات کا مطالعہ کرسکوں گا؟۔تو میاں سائیں عبدالحی ثانی نے جواب دیا کہ آپ پڑھ تو سکیں گے، لیکن انہیں سمجھ نہیں پائیں گے۔پھر آپ نے گزارش کی کہ مجھے وہ علم پڑھائیں جس سے میں ان کُتب کے سمجھنے کے لائق ہوسکوں ۔اس کے بعد آپ کو مدرسہ ہمایوں شریف میں ہی عالم بنانے کے لئے بٹھایا گیا۔

جہاں سے آپ فارغ التحصیل ہوئے۔ شاہ عبد الطیف یونیورسٹی خیر پور سے B.A بھی کیا۔

بیعت:

آپ کی بیعت خانوادہ سلطان العارفین کی عظیم روحانی شخصیت جانشین سلطان العصر حضرت قبلہ پیر سلطان حامد نواز القادریؒ، سجادہ نشین سوئم دربار حضرت سلطان نور محمدؒ و سلطان محمد نوازؒ، بستی سمندری سے ہے۔

اولاد:

آپ کے تین فرزند ہیں۔

۱) فقیر میاں عبدالحی "ثالث"
۲) فقیر میاں اشفاق احمد "ثانی"
۳) فقیر میاں غلام سبحانی "ثانی" المعروف میاں حاجن

آپ ایک سماجی شخصیت کے طور پر ابھر کر سامنے آئے ہیں اس کے علاوہ اولاد پاک حضرت سلطان العارفینؒ کی بھی بہت خدمت کرتے ہیں۔اور اپنے آستانے پر آنے والے ہر شخص کے ساتھ بڑے خلوص و محبّت سے

پیش آتے ہیں۔

ایک بار درگاہ عالیہ پٹ دھنیؒ کی حاضری پے جانا ہوا تو حضرت سائیں میاں عبدالحی ''ثانی'' نے فرمایا کہ'' ڈاکٹر صاحب! ہم سنتے آئے ہیں کہ اس خانقاہ کی آٹھویں سجادگی پھر سے وہ کارنامے سرانجام دے گی جو حضرت فقیر میاں عبدالحی اوّل کے ہاتھوں سرانجام پائے۔اس کے بعد فقیر میاں علی رضا کو فرمایا کہ ڈاکٹر صاحب سے ہمیشہ اس طرح معاملہ رکھنا جس طرح مجھے دیکھ رہے ہیں''۔آپ کی فرمائی ہوئی یہ بات سولہ آنہ سچ ثابت ہوئی۔اور ہم دیکھ رہے ہیں اس وقت فقیر میاں علی رضا بہت آگے نکل چکے ہیں اور خانقاہ والے سب فقراء آپ کی پُشت پناہی کر رہے ہیں۔اور ہر جگہ آپ کو عزت وتکریم نصیب ہو رہی ہے اور خانقاہ کی مقبولیت میں بھی بہت اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

آپ کا خیال ہے کہ درگاہ عالیہ پٹ دھنیؒ کے سامنے ایک عظیم وشان روحانی، علمی و دینی درسگاہ قائم کی جائے جس کے لئے آپ نے تیاریاں شروع کردی ہیں۔اس کے علاوہ حضرت سلطان العارفینؒ اور فقر محمدی ﷺ کی تعلیمات عام کرنے کی بھی آپ کو فکر دامن گیر رہتی ہے۔

دعا کرتے ہیں کہ اللہ پاک آپ سے روحانیت کے زیادہ سے زیادہ کام لے اور خانقاہ عالیہ پٹ دھنیؒ کی رونقیں مزید بڑھیں اور ہم پر ان کا سایہ ہمیشہ سلامت رہے۔

آپ نے درگاہ والوں کے سلسلہ بیعت کو جاری رکھتے ہوئے سندھ اور بلوچستان میں کئی لوگوں کو راہ حق پر گامزن کیا ہے۔جن میں سے اہم مندرجہ ذیل ہیں۔

فقیر حافظ نور محمد سدھایو	وڈیرہ محمد رحیم خان کتو
فقیر مولوی رضا محمد سدھایو	فقیر سکندر علی ببچھو

فقیر اللہ ودھایو سدھایو

فقیر محمد سلیمان سدھایو

فقیر رانو سدھایو

فقیر محمد بخش چنہ

فقیر در محمد چنہ

فقیر محمد نواز چنہ

فقیر سدیر چنہ

فقیر اعتبار چنہ

فقیر واجب علی چنہ

فقیر محمد مزار منگریہ

فقیر علی محمد چچڑھو

فقیر زاھد حسین چچڑھو

فقیر شعبان حسین چچڑھو

فقیر لیاقت علی چچڑھو

فقیر میر ہزار منگریہ

فقیر محمد عثمان منگریہ

فقیر میر محمد منگریہ

فقیر عبدالرشید مہر

فقیر فدا حسین چچڑھو

فقیر عبدالخالق کھوسہ

فقیر در محمد منگریہ

فقیر علی گل چچڑھو

فقیر عبدالخالق منگریہ

فقیر امداد حسین چچڑھو

فقیر سرفراز احمد چچڑھو

فقیر ممتاز علی چچڑھو

خادمین:

فقیر راحیل احمد کٹبر

فقیر بہار علی سدھایو

فقیر راحیل احمد سدھایو

فقیر عبدالرحیم سدھایو

❁❁❁❁

شجرہ طریقت

1 آقاءِ نامدار حضور پُر نور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ واحمد مجتبیٰ ﷺ
2 سیدنا حضرت شیر خدا مولا علی کرم اللہ وجہہ
3 سیدنا حضرت امام حسین علیہ السلام
4 سیدنا حضرت امام زین العابدین علیہ السلام
5 سیدنا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
6 سیدنا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
7 سیدنا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام
8 سیدنا حضرت امام علی رضا بن موسیٰ رضا علیہ السلام
9 سیدنا حضرت معروف کرخیؒ
10 سیدنا حضرت عبداللہ سری سقطیؒ
11 سیدنا حضرت شیخ جنید بغدادیؒ
12 سیدنا حضرت شیخ ابا بکر شبلیؒ
13 سیدنا حضرت خواجہ عبدالعزیز تمیمیؒ
14 سیدنا حضرت ولی عبدالواحد تمیمیؒ
15 سیدنا حضرت ابوالفرح یوسف طرطوسیؒ
16 حضرت ابوالحسن ھنکاریؒ
17 سیدنا حضرت ابوسعید المبارک مخذومیؒ
18 غوث الاعظم محبوبِ سبحانی قطب ربانی سیدنا حضرت شیخ عبد القادر جیلانی بغدادیؒ (پیر ما)
19 سیدنا حضرت عبدالرزاقؒ
20 سیدنا حضرت عبدالجبارؒ

21 سیدنا حضرت شیخ محمد صادق یحییٰؒ

22 سیدنا حضرت شیخ نجم الدین برھان پوریؒ

23 سیدنا حضرت شیخ عبدالفتاحؒ

24 سیدنا حضرت عبدالستارؒ

25 سیدنا حضرت عبدالبقاؒ

26 سیدنا حضرت عبدالجلیلؒ

27 سیدنا حضرت شیخ پیر عبدالرحمٰن شاہ جیلانیؒ (دہلوی)

28 سیدنا حضرت شیخ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھوؒ

سیدنا حضرت سلطان ولی محمدؒ

سیدنا حضرت محمد حسینؒ

سیدنا حضرت حافظ سلطان محمدؒ

(آپ کے دور سجادگی میں حضرت میاں صاحب پٹ دھنیؒ دربار شریف پے آتے رہے اور فیض یافتہ سلطانی فقیر بنے)

29 غوث الزمان قطب القطاب حضرت مولانا فقیر میاں تاج محمد پٹ دھنیؒ

(براہ راست فیض مزار انور سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھوؒ سے)

❁❁❁❁

حضرت فقیر مولانا میاں تاج محمد پٹ دھنی رح
حضرت فقیر میاں جان محمد فرزند اول
حضرت فقیر میاں محمد ھاشم اوّل رح
حضرت فقیر میاں تاج محمد ثانی المعروف میاں بدھو دسائیں
مولوی فقیر میاں محمد مبارک
فقیر میاں عبدالحیٔ اول
فقیر میاں عبدالحیٔ ثانی
فقیر میاں علی رضا
فقیر میاں محمد عارف اول لاولد
فقیر میاں عبدالحق اول لاولد
فقیر میاں عبدالغفار اول لاولد
فقیر میاں عبدالحق ثانی لاولد
فقیر میاں الطاف علی لاولد
فقیر میاں ارشاد لاولد
فقیر میاں محمد عارف ثانی
فقیر میاں عبدالحق ثالث
فقیر میاں نظیر احمد اول لاولد
فقیر میاں نظیر احمد ثانی
فقیر میاں علی احمد
فقیر میاں فرحان علی
فقیر میاں ندیم احمد
فقیر میاں نعیم احمد
فقیر میاں نظیر احمد ثالث
فقیر میاں انور علی لاولد
فقیر میاں غلام ربانی لاولد
فقیر میاں غلام سبحانی لاولد
فقیر میاں غلام صمدانی
فقیر میاں غلام نورانی لاولد
فقیر میاں مشتاق احمد لاولد
فقیر میاں اشفاق احمد اول
فقیر میاں نثار احمد اول
فقیر میاں غلام ربانی
فقیر میاں غلام نورانی لاولد
فقیر میاں شاہین احمد
فقیر میاں نثار احمد ثانی
فقیر میاں بسم اللہ رح
فقیر میاں ماشاءاللہ
فقیر میاں مشتاق احمد ثانی
فقیر میاں عبدالحیٔ ثالث
فقیر میاں اشفاق احمد ثانی
فقیر میاں غلام سبحانی ثانی
فقیر میاں محمد ھاشم ثانی
فقیر میاں انیس الرحمن
فقیر میاں مظفر علی لاولد
فقیر میاں جمیل احمد
فقیر میاں خورشید احمد
فقیر میاں مظفر علی
فقیر میاں محمد علی
فقیر میاں حاکم علی
فقیر میاں وحید احمد
فقیر میاں منظور علی
فقیر میاں امجد علی
فقیر میاں رضوان
فقیر میاں غلام سرور
فقیر میاں عزیز اللہ
فقیر میاں زین العابدین
فقیر میاں عباس علی
فقیر میاں آفتاب احمد
فقیر میاں نیاز احمد
فقیر میاں جاوید احمد لاولد
فقیر میاں عبدالرزاق ثانی
فقیر میاں عبدالکریم
میاں فقیر محمد
فقیر میاں عبدالرزاق
فقیر میاں عبدالرحمن
فقیر میاں غلام نبی
فقیر میاں حبیب الرحمن
فقیر میاں مجیب الرحمن
فقیر میاں جاوید احمد
فقیر میاں وقار احمد
فقیر میاں فیروز احمد
فقیر میاں غلام نبی ثانی
فقیر میاں شاہنواز لاولد
فقیر میاں محمد نواز لاولد
فقیر میاں علی نواز لاولد
فقیر میاں میر محمد لاولد
فقیر میاں ممتاز علی
فقیر میاں خالد احمد
فقیر میاں عمران علی
فقیر میاں عاقب راجا
فقیر میاں عبدالغفور
فقیر میاں فضل محمد لاولد
فقیر میاں عبدالقادر
فقیر میاں شیخ محمد
فقیر میاں رفیق احمد لاولد
فقیر میاں عبدالرشید
فقیر میاں عبدالفتاح
فقیر میاں شعیب احمد
فقیر میاں شوکت علی
فقیر میاں شاہد علی
فقیر میاں نوید احمد
فقیر میاں سلمان
فقیر میاں شبیر احمد
فقیر میاں عبدالقیوم
فقیر میاں حسین نیاز
فقیر میاں حبیب نیاز
جو کلر شدہ خانے ہیں وہ آج تک کے سجادگان کے نام ہیں
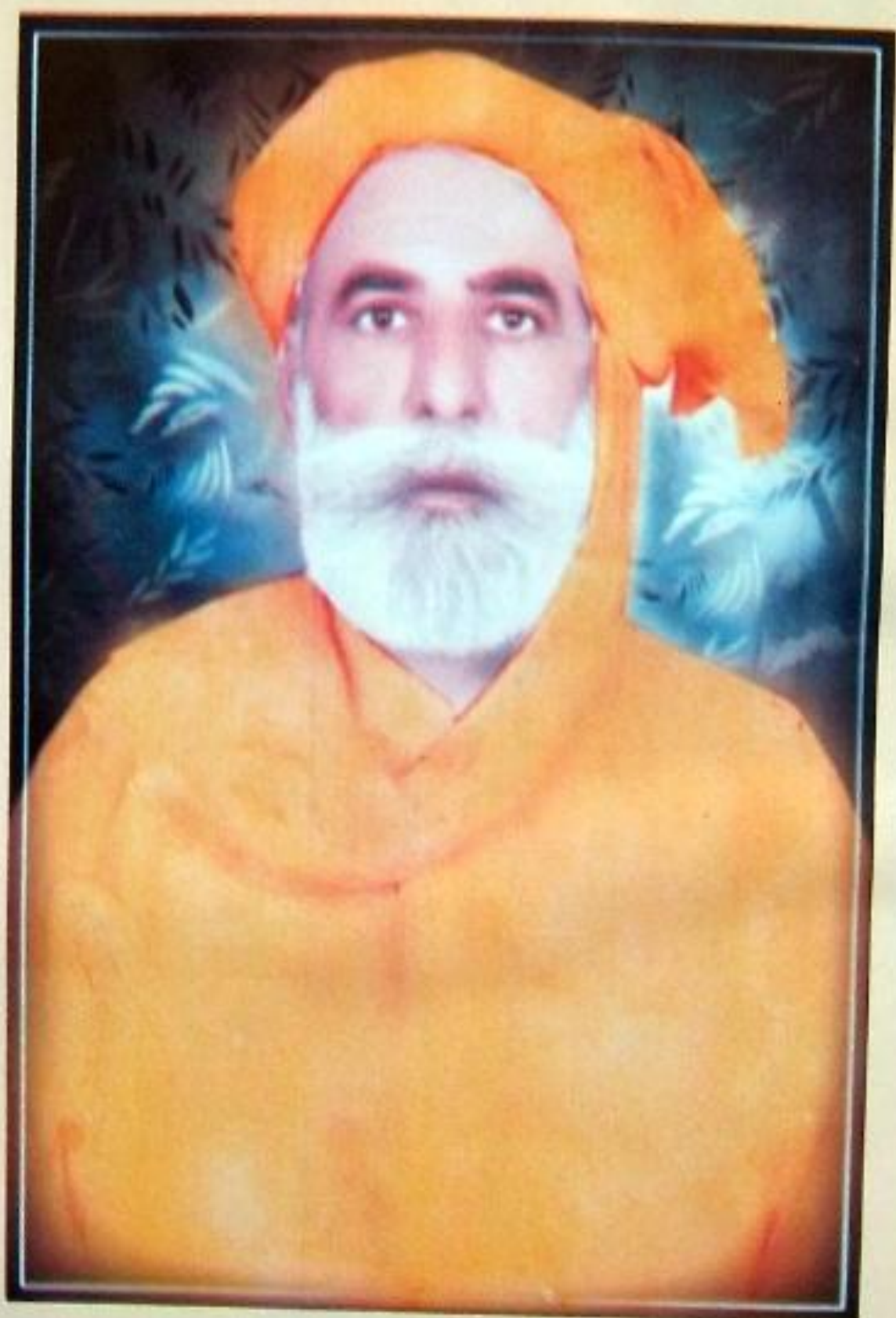
حضرت فقیر میاں اشفاق احمدؒ اوّل

فرزند حضرت فقیر مولانا میاں عبدالحیؒ اوّل درگاہ عالیہ پٹ دھنی میاں جو گوٹھ
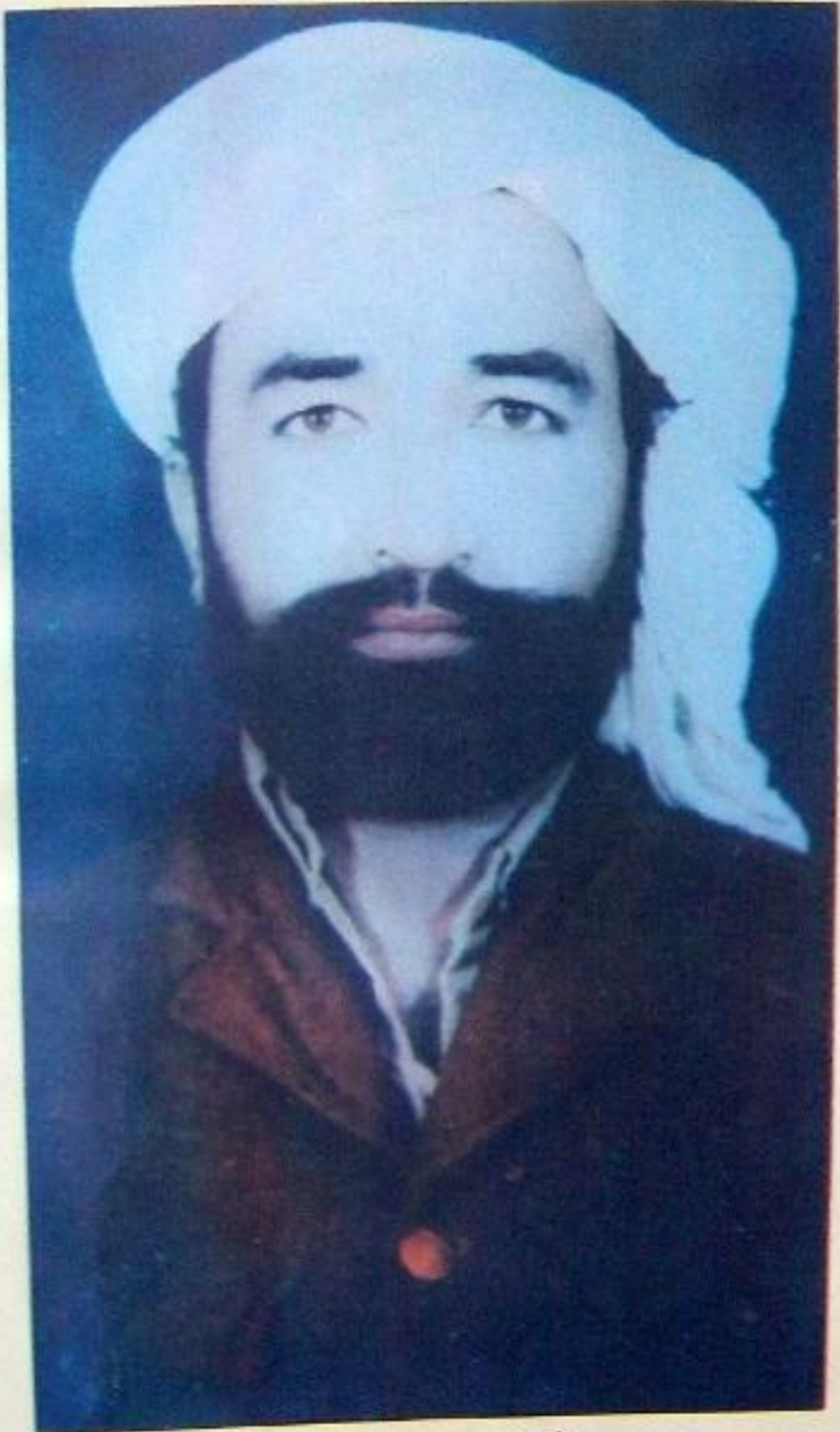
حضرت فقیر میاں نثار احمدؒ اوّل

فرزند حضرت فقیر مولانا میاں عبدالحیؒ اوّل درگاہ عالیہ پٹ دھنی میاں جو گوٹھ

حضرت فقیر داتا سید قلندر علی شاہ بخاریؒ پکھی دھنی قادری سروری
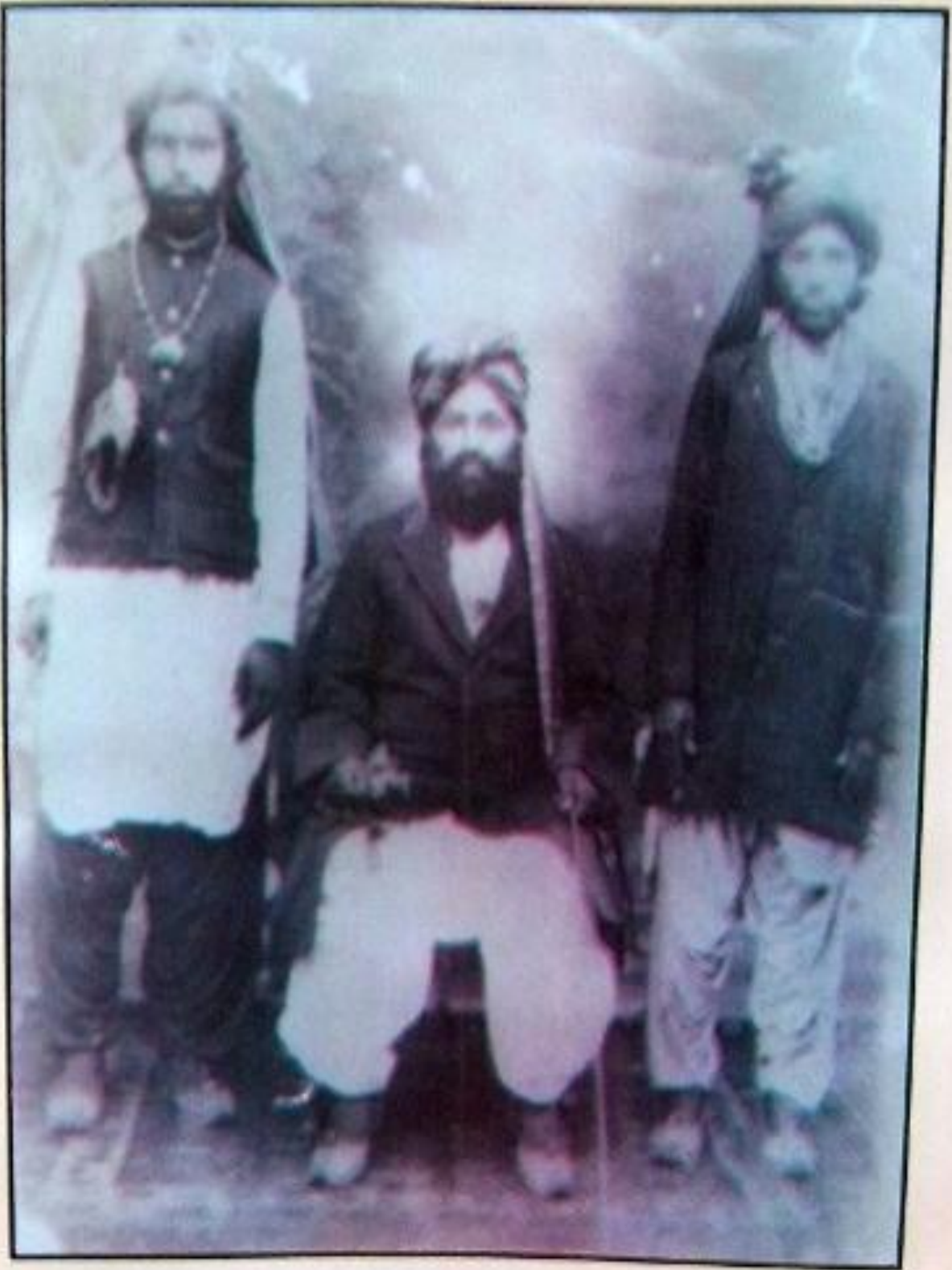
حضرت فقیر سید علی گوہر شاہؒ بخاری

درگاہ عالیہ حضرت داتا سید قلندر علی شاہ کچی دھنیؒ

حضرت فقیر سید غلام شاہ ثانی

موجودہ سجادہ نشین درگاہ عالیہ حضرت داتا سید قلندر علی شاہ پکی دھنیؒ

مرتب ڈاکٹر ساغر علی ابڑو، ڈاکٹر جے پال، تصور علی ابڑو، فرمان علی ابڑو، فقیر میاں علی رضا
فقیر میاں مشتاق احمد ثانی کا گروپ فوٹو حضرت فقیر میاں عبدالحیؒ قادری سروری کے ساتھ
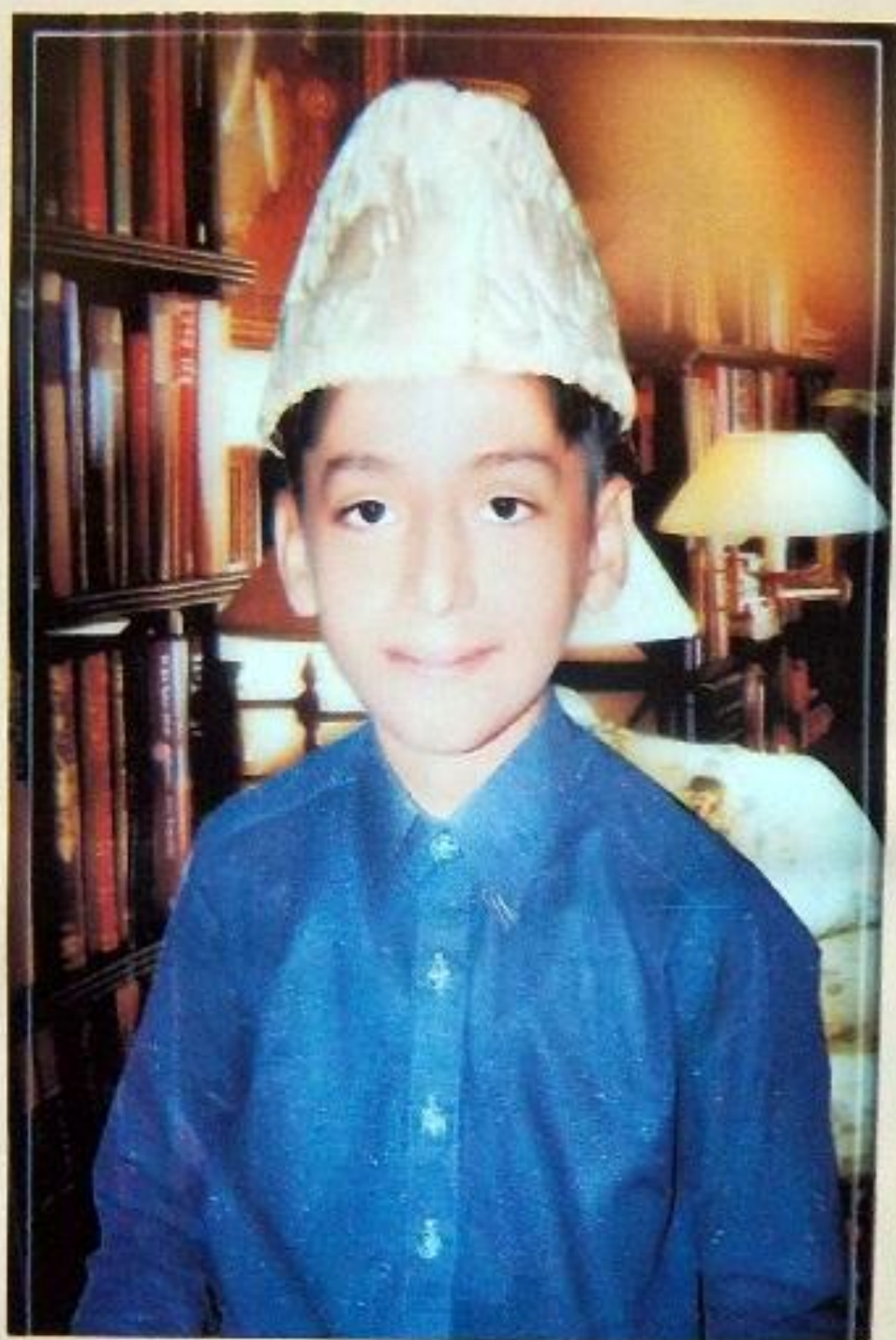
حضرت فقیر میاں مشتاق احمد ثانی

فرزند حضرت فقیر میاں عبدالحئیؒ ثانی درگاہ عالیہ پٹ دھنیؒ میاں جو گوٹھ

فقیر میاں اشفاق احمد ثانی، فقیر میاں عبدالحیٔ ثالث

فقیر میاں غلام سبحانی المعروف فقیر میاں حاجن ثانی فرزند مولانا فقیر میاں علی رضا درگاہ عالیہ پٹ دھنی میاں جوگوٹھ

اسم: فقیر میاں علی رضا

اسم والد گرامی: فقیر میاں عبدالحیٔ

ولادت: (۲۰ شوال ۱۴۱۰ھ/۱۹۸۹_۰۵_۱۶)

پیغام

اس قحط الرجال کے دور میں صرف فقراء کی خانقاہیں ہی امن اور پیار کی ضامن ہیں۔ اپنے صدق کو مضبوط کریں اور فلاح کے در سے فیض حاصل کریں۔ مرشد سے بڑھ کر کوئی بھی دو جگ میں آپ کا اپنا نہیں۔ اس رشتے کو پہچانیں۔ آپ کی زندگی خوشی اور سلامتی سے گذرے گی۔

دعا گو
فقیر مولوی میاں علی رضا قادری سروری
سجادہ نشین درگاہ عالیہ پٹ دھنی
میاں جو گوٹھ شکار پور سندھ